Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

1504.
Er. M.Salam,
Dpty. Chief Engineer (P&M)Elect.
HPSEB Vidyut Bhawan,
Shimla - 171 004 (H.P)

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 52

ایڈیٹر منیر احمد خادم

معاونین قریشی محمد فضل اللہ منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 24

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

16 ربیع الثانی 1423 ہجری 17 احسان 1382 ہش 17 جون 2003ء

اخبار احمدیہ

قادیان 14 جون 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع کی تفصیل بیان فرمائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہر آن حضور کا حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔

دعا کرنے والوں کیلئے آسمان زمین سے نزدیک آجاتا ہے اور دعا قبول ہو کر مشکل کشائی کیلئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

"قدیم سے خدا تعالیٰ کا ایک روحانی قانونِ قدرت ہے کہ دُعا پر حضرت احدیت کی توجہ جوش مارتی ہے اور سکینت اور اطمینان اور حقیقی خوشحالی ملتی ہے۔ اگر ہم ایک مقصد کی طلب میں غلطی پر نہ ہوں تو وہی مقصد مل جاتا ہے اور اگر ہم اس خطاکار بچہ کی طرح جو اپنی ماں سے سانپ یا آگ کا ٹکڑا مانگتا ہے اپنی دعا اور سوال میں غلطی پر ہوں تو خدا تعالیٰ وہ چیز جو ہمارے لئے بہتر ہو عطا کرتا ہے۔ اور بایں ہمہ دونوں صورتوں میں ہمارے ایمان کو بھی ترقی دیتا ہے کیونکہ ہم دعا کے ذریعہ سے پیش از وقت خدا تعالیٰ سے علم پاتے ہیں اور ایسا یقین بڑھتا ہے کہ گویا ہم اپنے خدا کو دیکھ لیتے ہیں۔ اور دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے کہ ابتداء سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا برابر چلا آتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا ارادہ کسی بات کے کرنے کے لئے توجہ فرماتا ہے تو سنت اللہ یہ ہے کہ اُس کا کوئی مخلص بندہ اضطرار اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کے لئے مصروف کرتا ہے۔ تب اُس مردِ فانی کی دعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے کام بن جائے۔ یہ دُعا اگرچہ بعالم ظاہر انسان کے ہاتھوں سے ہوتی ہے مگر در حقیقت وہ انسان خدا میں فانی ہوتا ہے اور دعا کرنے کے وقت میں حضرت احدیت و جلال میں ایسے فنا کے قدم سے آتا ہے کہ اُس وقت وہ ہاتھ اُس کا ہاتھ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے۔ اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے۔ دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آجاتا ہے اور دعا قبول ہو کر مشکل کشائی کے لئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کا علم پیش از وقت دیا جاتا ہے اور کم سے کم یہ کہ میخ آہنی کی طرح قبولیت دعا کا یقین غیب سے دل میں بیٹھ جاتا ہے سچ یہی ہے کہ اگر یہ کہ دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خدا شناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے دعا سے ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتے ہیں جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اُس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ دعا کی ضرورت نہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ہم اپنے دنیوی مطالب کو پاویں بلکہ کوئی انسان بغیر ان قدرتی نشانوں کے ظاہر ہونے کے جو دعا کے بعد ظاہر ہوتے ہیں اُس سچے ذوالجلال خدا کو پا ہی نہیں سکتا جس سے بہت سے دل دور پڑے ہوئے ہیں۔ نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بیہودہ امر ہے مگر اُسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلّی کرتا اور **انا القادر** کا الہام اُن کے دلوں پر ڈالتا ہے۔ ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک و شبہات دور کر دیتا ہے۔ کیونکہ جو مقاصد بغیر دعا کے کسی کو حاصل ہوں وہ نہیں جانتا کہ کیونکر اور کہاں سے اس کو حاصل ہوئے۔ بلکہ صرف تدبیروں پر زور مارنے والا اور دعا سے غافل رہنے والا یہ خیال نہیں کر سکتا کہ یقیناً وحقاً خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے اُس کے مقاصد کو اس کے دامن میں ڈالا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جو شخص دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر کسی کامیابی کی بشارت دیا جاتا ہے وہ اس کام کے ہو جانے پر خدا تعالیٰ کی شناخت اور معرفت اور محبت میں آگے قدم بڑھاتا ہے۔ اور اس قبولیت دعا کو اپنے حق میں ایک عظیم الشان نشان دیکھتا ہے۔ اور اسی طرح وقتاً فوقتاً یقین سے پُر ہو کر جذباتِ نفسانی اور ہر ایک قسم کے گناہ سے ایسا مجتنب ہو جاتا ہے کہ گویا صرف ایک روح رہ جاتا ہے۔ لیکن جو شخص دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کے رحمت آمیز نشانوں کو نہیں دیکھتا وہ باوجود تمام عمر کی کامیابیوں اور بے شمار دولت اور مال اور اسباب تنعم کے دولت حق الیقین سے بے بہرہ ہوتا ہے اور وہ کامیابیاں اس کے دل پر کوئی نیک اثر نہیں ڈالتیں بلکہ جیسے جیسے دولت اور اقبال پاتا ہے غرور اور تکبر میں بڑھتا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر اگر اس کو کچھ ایمان بھی ہو تو ایسا مردہ ایمان ہوتا ہے جو اُس کو نفسانی جذبات سے روک نہیں سکتا اور حقیقی پاکیزگی بخش نہیں سکتا"۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد نمبر ۱۴ صفحہ ۲۳۸ تا ۲۴۰)

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

نفرت کی آندھی — خدا کیلئے اسے روکو!

—((2))—

گزشتہ گفتگو میں ہم ہندو انتہا پسندی کے حوالے سے عرض کر رہے تھے کہ ہندوؤں کی اونچی ذات کے لوگوں نے مسلمانوں عیسائیوں سمیت اپنے مذہب کے دلتوں کو بھی کبھی قبول نہیں کیا اور نہ انہیں معاشی و معاشرتی اعتبار سے اپنی زندگیوں کا حصہ بننے کی اجازت دی۔

دراصل اس میں روک ہے ان کی مذہبی تعلیم اور اس پر سینکڑوں سالوں کا ان کا مسلسل عمل اگرچہ بعض انصاف پسند اور تعلیم یافتہ ہندوؤں کی جانب سے اپنی مذہبی تعلیم سے بغاوت کر کے وقتاً فوقتاً چھوت چھات دور کرنے اور اور تمام انسانوں کو مساوات دینے کا نظریہ پیش کیا جاتا رہا ہے لیکن کسی بھی مذہب کے ماننے والے اپنی مقدس کتب کے اوراق پارینہ کو اور سینکڑوں سال کے تعامل کو کس طرح یکسر نظر انداز کر سکتے ہیں۔ اور اگر وہ اپنے مذہب کے ساتھ چپکے رہ کر ایسا کرتے بھی ہیں تو اسے منافقت ہی کہنا چاہئے کہ مجبور ہو کر آزاد دنیا کے سامنے کچھ اور کہیں اور اپنے گھروں میں کچھ اور کریں۔ خیر یہی وہ الجھا ہوا مسئلہ ہے جو دونوں قوموں میں کسی طرح انصاف ہونے نہیں دیتا، جو مساوات کے پلیٹ فارم پر کھڑا ہونے نہیں دیتا۔ بعض مخالفین کہتے ہیں کہ چونکہ مسلم بادشاہوں نے اپنے دور میں ہندوؤں پر ظلم کئے تھے اور آج تک ان کے مظالم کی یادگاریں تاریخ میں موجود ہیں لہذا یہی وہ طرز عمل ہے جواب دہرایا جارہا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ آریوں کا طرز عمل جو انہوں نے مظالم کی شکل میں ہندوستان کے اصل باشندوں پر کیا تھا وہ تو بالکل بھلایا جاچکا ہے لیکن یاد ہیں تو مسلم بادشاہوں کے ظلم۔ حالانکہ یہ اس کے مقابل پر کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے جو آریوں نے اپنی آمد کے دنوں میں بھارت کے مُول نواسیوں پر ڈھائے تھے۔ انہوں نے ان کے تمام بنیادی حقوق چھین کر ان کو جنگلوں اور پہاڑوں کی طرف دھکیل دیا۔ آریہ لوگ جن کا دعویٰ تھا کہ وہ وید کے مالک ہیں خود کو براہمن کہہ کر ایک طرف تو علوم کا سرچشمہ سمجھتے تھے اور دوسری طرف خود کے متعلق انہوں نے یہ عقیدہ گھڑ رکھا تھا کہ براہمن چاہے جتنا بھی ظلم کریں جس قدر بھی ان سے جُرم سرزد ہو جائیں وہ ہرگز سزا کے مستحق نہیں۔ اس عقیدہ کے بعد انہوں نے کھتریوں پر بھی ظلم ڈھائے، دلت بھی ان کے مظالم کے نیچے آئے اور پھر جو ظلم بے چارے شودروں نے مختلف اوقات میں سہے ان کے تو سوچنے سے بھی کلیجہ منہ کو آتا ہے زبان کٹتی ہے اور قلم تھرتھراتی ہے۔ چنانچہ اس تعلق میں منوسمرتی اور پنڈت نرتم دیا س.جی کی کتاب سوانح پرشورام ملاحظہ فرمائیں۔

پھر باری آئی بدھوں کی اور جینیوں کی اشوک کے زمانہ تک تو یہ لوگ خاموش رہے اور اس کی طاقتور حکومت کے آگے ان کی ایک نہ چلی لیکن اس کے مرجانے کے بعد موریہ حکومت کے دنوں میں براہمنوں نے بودھ دھرم اور جین دھرم کی اشاعت پر پابندی لگادی تاریخ بتاتی ہے کہ بدھوں پر ریشم کے کپڑے پہننے پر پابندی لگادی گئی ان کو ننگے پاؤں اور ننگے سر چلنے کا حکم دیا گیا اور گھوڑوں پر سواری کرنے کے لئے بغیر زین کے چڑھنے کا حکم دیا اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ہندوؤں نے جین دھرم کے ماننے والوں کے ساتھ ایسا کمینہ برتاؤ کیا جو شاید کسی وحشی سے وحشی انسان نے دوسرے وحشی انسان کے ساتھ نہ کیا ہو۔ یہاں تک کہ ان بے قصوروں کو تیل کے کھولتے ہوئے کڑاہوں میں ڈال کر عبرتناک سزائیں دی گئیں۔ چنانچہ اس تعلق میں ملاحظہ فرمائیں پنڈت شوبرت لعل صاحب ایم اے کی کتاب ''جین دھرم'' بھائی پرمانند جی کی کتاب ''تاریخ راجستھان'' وغیرہ۔

بھارت کے ایسے خوفناک حالات میں، مسلم بادشاہ ہندوستان میں وارد ہوئے ان کے آنے پر بھی اونچی ذات کے ہندوؤں نے ان مسلم فرمانرواؤں کی ڈٹ کر مخالفت کی لیکن ہندوستان کی کثیر آبادی جی ہاں وہی آبادی جو گری ہوئی سہمی ہوئی اور ظلموں کی ستائی ہوئی تھی انہوں نے ان مسلم فرمانرواؤں کا ساتھ دیا کئی ہندو راجے جو دوسرے ہندو راجاؤں کو شکست دلانا چاہتے تھے وہ بھی مسلم فرمانرواؤں کے ساتھ ہوگئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان میں مسلم بادشاہوں کی حکومتیں رفتہ رفتہ مستحکم ہونے لگیں۔ انہوں نے بھارتی معاشرے کو معاشی اور معاشرتی اعتبار سے مساوات کا سبق دیا اور اس کو ترقی کی منازل کی طرف لے جانے لگے چنانچہ مہاراشٹر کے مشہور براہمن لیڈر جسٹس رانا ڈے اس تعلق میں تحریر کرتے ہیں:

''اس زمانے کے البیرونی، عبدالرزاق ابن بطوطہ اور روسی و نیشیا کے سیاحوں کی تحریروں سے یہ نتیجہ نکلاتا ہے کہ ہندوؤں میں عملی قابلیت کا مادہ نہ تھا اور خیالات باطلہ کی طرف عقیدہ جما ہوا تھا۔ ہندوؤں میں نہ تو جمہوری خیالات کا رواج تھا اور نہ مساوات انسانی کا بے شمار فرقے عظمت اور ذلت کے اوج و حضیض میں گرفتار تھے۔ جس سے خواہ کتنی کوششیں کریں نہ تو بڑھ سکتے تھے اور نہ موروثی عظمت سے گر سکتے تھے۔ ہندوستانی عورتیں بے کس و بے اختیار تھیں عام ہندو میلے کچیلے رہتے تھے۔ پاکیزگی کا نام ونشان نہ تھا عادتیں ردی تھیں۔ چند خدا پرست برہمن بھی بجائے عملی نمونہ کے لفاظی ولسانی کو برتتے تھے۔ اور اس کو دانائی تصور کرتے تھے۔ ہندو سردار طماع اور ظالم تھے۔ اور اجتماعی طور پر کوئی رفاہ عام کا کان نہیں کرتے تھے۔ بزدلی رذالت عموماً پائی جاتی تھی۔ پراگندگی وانتشار بے شمار تھا کوئی نظم ونسق نہ تھا۔ جنوبی ہند کی حالت اور ابتر تھی۔ مرد عورت سب کالے اور وحشی بے انتہا ذاتوں میں تقسیم اپنے اپنے بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ ان کی قربانی دیتے تھے۔ عورتیں ستی ہوتی تھیں۔ اور بعض ہندو مذہبی خیال سے گنگا میں ڈوب کر خودکشی کو مقدس ایثار جانتے تھے۔ شمالی ہند اور جنوبی ہند کے ہندوؤں کی طرز معاشرت میں بھاری فرق پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ شمالی ہند میں مسلمانوں کا فاتحانہ اور شاہانہ تعلق جنوبی ہند کی نسبت زیادہ رہا۔ اسی لئے شمالی ہند کے ہندو عموماً اسلامی معاشرت کے قالب مین ڈھل گئے اور لباس صورت وشکل میں کسی ہندو خاندان اور شریف مسلمان میں برائے نام امتیاز رہ گیا اور ہندوؤں کی معاشرت میں ایک حیرت انگیز انقلاب ہوا۔''

(اخبار وکیل امرتسر 22 اگست 1917ء بحوالہ ہندوراج کے منصوبے صفحہ 3)

ہندوستان کے ایسے شکستہ حالات میں جب مسلم فرمانروا داخل ہوئے تو بڑی بھاری تعداد میں گرے ہوئے اور اپنی حالت اور بدقسمتی پر رونے والے اچھوت ہندوؤں نے ان کا ساتھ دیا اور اس میں مزید اضافہ کیا ان صوفیوں اور خدا پرست مسلم پرست بزرگوں نے جو انسانیت سے عاری ان اچھوتوں کو زمین سے اٹھا اٹھا کر اپنے گلے سے لگاتے تھے ان کو اپنے ساتھ بٹھاتے تھے ساتھ کھلاتے تھے اور ساتھ پلاتے تھے اور ان کو انسانیت کی صحیح تعلیم سے روشناس کراتے تھے۔

اس موقع پر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب بھی کسی قوم کے اندر اتفاق واتحاد ختم ہو کر اخلاقی زوال آتا ہے اور وہ اپنے بھائیوں پر عرصہ دراز تک ظلم وستم ڈھاتی ہے تو بالآخر خدا جو احکم الحاکمین اور اپنے بندوں کی حالت زار کو دیکھتا ہے وہ باہر

باقی صفحہ (3) پر ملاحظہ فرمائیں

خدمت دین کا پیکر تھا وہ اک بطلِ جلیل

اپنے محسن و مشفق آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بارے میں کچھ شعر کہے تھے۔ زندگی میں حضور کی خدمت میں پیش نہ کر سکا۔ حال کے صیغہ میں کہے گئے یہ اشعار اب ماضی کے صیغے میں بدل کر غمزدہ محزون دل کے ساتھ اس محسن کی نذر کر رہا ہوں۔

وہ جو اک شخص ترے غم میں گھلا رہتا تھا
وہ جو ہر آن ترے در پہ پڑا رہتا تھا
جس کا لبریز تھا الفت سے تری ساغرِ دل
تھا چھلکتا بھی، چھلک کر بھی بھرا رہتا تھا
تیری یادوں سے معطر تھا ہر اک لمحہ اس کا
ذکر تیرا ہی سدا صبح و مسا رہتا تھا
جس کا دل مسکن و مہبط کسی محبوبؐ کا تھا
اس کے عاشقؐ پہ بھی سو جاں سے فدا رہتا تھا
آج عشاقِ محمدؐ میں سرِ خیل تھا وہ
کوچۂ عشق میں زنجیر بہ پا رہتا تھا
خدمتِ دین کا پیکر تھا وہ اک بطلِ جلیل
گامزن نت نئی راہوں پہ سدا رہتا تھا
جس کی الفت میں گرفتار تھے لاکھوں انساں
اور وہ ایسا کہ لاکھوں پہ فدا رہتا تھا
ہاں وہی شخص جو رہتا تھا دلوں میں ہردم
وہ جو ہر سانس کی ڈوری میں بندھا رہتا تھا
اس کے عشاق کی ہر ملک میں حالت یوں تھی
اس کو ہو جائے نہ کچھ دھڑکا لگا رہتا تھا
ہفت اقلیم میں پھیلائے ہوئے دستِ دعا
بھیگی پلکوں سے ہر اک وقفِ دعا رہتا تھا
''مجھ سے ہی پیار وہ کرتا ہے'' یہ تھا سب کو گماں
اس کا پیار ایسا تھا ہر دل میں بسا رہتا تھا
وہ جدھر جاتا تھا کرنیں سی بکھر جاتی تھیں
اپنے ماحول میں خورشید ادا رہتا تھا
زیرِ بار اس کی محبت کئے رکھتی تھی ہمیں
حسن و احساں تلے راشدؔ بھی پڑا رہتا تھا

(عطاء المجیب راشدؔ امام مسجد فضل لندن)

آج ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمارے اوپر بہت بڑھ کر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں پیدا کیں۔ اپنے گھروں کو بھی جنت نظیر بنائیں، اپنے ماحول میں بھی ایسا تقویٰ قائم کریں جو اللہ تعالیٰ ہم سے توقع رکھتا ہے

(قرآن مجیداحادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر کے تعلق میں مختلف امور کا تذکرہ)

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۶ مئی ۲۰۰۳ مسجد فضل لندن

(لندن ۱۶ رمئی) :تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آج بھی حضور انور ایدہ اللہ نے صفت الخبیر کے موضوع پر خطبات کے سلسلہ کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے سب سے پہلے سورۃ النمل کی آیت ۸۹ کی تلاوت وترجمہ کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کے حوالہ سے صفت الخبیر کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس میں جس عظیم الشان انقلاب کا ذکر کیا گیا ہے یہ عظیم الشان انقلاب اس صورت میں آسکتا ہے جبکہ مسلمان بھی اپنے اندر انقلاب پیدا کریں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمارے اوپر بہت بڑھ کر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے گھروں کو بھی جنت نظیر بنائیں، اپنے ماحول میں بھی ایسا تقویٰ قائم کریں جو اللہ تعالیٰ ہم سے توقع رکھتا ہے۔ اور ہم سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو اس خدائی بشارت کو ہم سے دور کردے۔ پس ہم پر یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دیں کیونکہ آج عالم اسلام کی حفاظت کی ذمہ داری سب سے بڑھ کر جماعت احمدیہ پر ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ لقمان آیت ۱۷، سورۃ الاحزاب اور سورۃ السباء آیت ۲ کے حوالہ سے بھی صفت الخبیر کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ ادنیٰ اور اعلیٰ سب باتوں سے باخبر ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے قرآن کریم میں مذکور آئندہ زمانہ میں ظاہر ہونے والی خبروں کے ضمن میں اس زمانہ میں منتشر یہودیوں کے فلسطین میں جمع ہونے کی خبر کا بھی ذکر فرمای جس کا بیان آیت کریمہ {وقلنا من بعدہ لبنی اسرائیل اسکنوا الارض فاذا جاء وعد الاخرۃ جئنا بکم لفیفا } میں ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس الٰہی خبر کے مطابق ۱۸۸۲ء سے ۱۹۰۳ء کے دوران عثمانی ترکوں نے یہود کو پہلی دفعہ دوبارہ فلسطین کے علاقہ میں آباد ہونے کی اجازت دی۔ تو روس کے یہودی یہاں آکر آباد ہونا شروع ہوئے۔ بیسویں صدی کے شروع میں یہود کی تعداد بہت تھوڑی تھی لیکن پھر یہ تعداد بڑھتی گئی اور پہلی جنگ عظیم میں ترکی کی سلطنت کمزور ہونے پر یورپ کی مفاد پرست طاقتوں نے بیت المقدس میں کئی قونسلیٹ قائم کئے اور پھر یہودی شہر تل ابیب کا قیام ہوا۔ پھر برطانوی حکومت نے ایک اعلان کے ذریعہ آزاد یہودی ریاست کا منصوبہ دیا اور پھر ۱۹۱۷ء میں برطانیہ کا یہ حق بھی لیگ آف نیشن نے تسلیم کیا کہ وہ فلسطین کی آبادکاری میں اس کا پورا پورا ساتھ دے۔ پھر ۱۹۴۷ء میں دنیا کے تمام علاقوں سے اس قدر یہودی اکٹھے ہوئے کہ آج آپ دیکھیں کہ تمام مسلمان ممالک کو ایک عجیب عذاب میں مبتلا کیا ہوا ہے اور اب یہ تعداد روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور یہ خدائی پیشگوئی کے مطابق ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الکہف آیت ۴۸ کے حوالہ سے حضرت مصلح موعودؓ کی بیان فرمودہ تفسیر کا ذکر فرمایا اور پھر سورۃ الانبیاء آیت ۳۱۔۳۲ کے ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تفسیر کا حوالہ دیا کہ یہ آیت کائنات کے اسرار پر سے ایسا پردہ اٹھاتی ہے جو اس زمانے کے انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ فرمایا: یہ ساری کائنات ایک مضبوطی سے بند کئے ہوئے ایسے گیند کی شکل میں تھی جس میں سے کوئی چیز باہر نہیں نکل سکتی تھی۔ پھر ہم نے اس کو پھاڑا اور اچانک ساری کائنات اس میں سے پھوٹ پڑی اور پھر پانی کے ذریعہ ہر زندہ چیز کو پیدا فرمایا۔ اور پانی کے معاً بعد "رَوَاسِی" کے ساتھ اس پانی کے نازل ہونے کے نظام کا ذکر فرمادیا۔ اور پھر یہ ذکر فرمایا کہ کس طرح آسمان، زمین اور اہلِ زمین کی حفاظت کرتا ہے۔ پھر زمین وآسمان اور تمام اجرام کی دائمی گردش کا ذکر فرمایا اور جس طرح زمین اور آسمان دائمی نہیں ہیں اسی طرح یہ بھی متوجہ فرمایا کہ انسان بھی دائم رہنے والا نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پھر قیامت کی گھڑی پر گواہی دینے والے عظیم واقعات کی خبر ہے۔ فرمایا:

{إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ. وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ. وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ. وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ } (سورۃ التکویر:2 تا 5)۔ ترجمہ یہ ہے کہ جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ اور جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں بغیر کسی نگرانی کے چھوڑ دی جائیں گی۔

اس کی مختصر تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم دنیا میں رونما ہونے والے عظیم واقعات کی خبر دیتا ہے جو قیامت کی گھڑی پر گواہ ٹھہریں گے۔ اور گواہ ٹھہرایا گیا ہے سورج کو جب اسے ڈھانپ دیا جائے گا یعنی آنحضرت ﷺ کی روشنی کو اس زمانہ کے دشمن بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے نہیں پہنچنے دیں گے اور ان کا مکروہ پراپیگنڈا بیچ میں حائل ہوجائے گا۔ اور جب صحابہؓ کے نور کو بھی دشمن کی طرف سے گدلا دیا جائے گا اور جس طرح سورج کے بعد ستارے کسی حد تک روشنی کا کام دیتے ہیں اسی طرح صحابہ کا نور بھی انسان کی نظر سے زائل کردیا جائے گا۔ یہ وہ زمانہ ہوگا جبکہ بڑے بڑے پہاڑ چلائے جائیں گے یعنی پہاڑوں کی طرح بڑے بڑے سمندری جہاز بھی اور فضائی جہاز بھی سفر اور باربرداری کے لئے استعمال ہوں گے اور اونٹنیاں ان کے مقابل پر بے کار کی طرح چھوڑ دی جائیں گی۔

حضور نے سورۃ البروج آیات ۵ تا ۹ کا بھی ذکر فرمایا جن میں آج کل کے زمانے میں احمدیوں پر جو مظالم ہورہے ہیں ان کا ذکر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ ان آیات میں ان لوگوں کی ہلاکت کی پیشگوئی کی گئی ہے جنہوں نے کھائی میں آگ جلائی تھی اور اس میں مومنوں کو پھینک کر بیٹھے ان کا تماشا دیکھتے تھے۔ ان آیات میں یہ پیشگوئی مضمر ہے کہ یہ واقعہ آئندہ بھی رونما ہوگا اور وہ زمانہ موعود کا زمانہ ہوگا۔ پس لازماً اس کا اطلاق ان مظلوم احمدیوں پر ہوتا ہے جن کو گھروں میں زندہ جلانے کی کوشش کی گئی اور قُعُود کا لفظ بتاتا ہے کہ لوگ بیٹھے تماشا دیکھتے رہے اور ظالموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ پس یہ عظیم الشان پیشگوئی اس رنگ میں کئی بار پوری ہوچکی ہے کہ پولیس کی نگرانی میں بلوائیوں نے معصوم احمدیوں کو زندہ جلانے کی کوشش کی اور کئی بار کامیاب بھی ہوگئے اور بعض اوقات ناکام بھی ہوئے۔ حالانکہ ان کا اس کے سوا کوئی جرم نہیں تھا کہ وہ آنے والے پر ایمان لے آئے۔ یہ ایسے سچے متبعین ہیں جو اپنی قربانیوں کے ذریعے آنے والے موعود کی صداقت پر گواہ بن گئے ہیں۔

اور پھر یہ ہے کہ ایسی حرکتیں کرنے والوں کو کوئی ذرا سا بھی احساس، شرم، حیا کچھ نہیں بلکہ یہ حرکتیں کرنے کے بعد بڑے فخر سے بیان کی جاتی ہیں کہ ہم نے احمدیوں کے ساتھ یہ سلوک کیا، یہ سلوک کیا۔ اور یہ باتیں ایسی نہیں کہ جو پہلے ہوا کرتی تھیں اور آج نہیں ہورہیں یا احمدیت کے ابتدائی دور میں ہورہی تھیں۔ آج بھی یہ خبریں مستقلاً آتی رہتی ہیں اور یہ عمل اسی طرح جاری ہے۔ اور یہ ظلم کی داستانیں آج بھی اسی طرح رقم ہورہی ہیں۔ پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ بعض جگہوں پر جو سلوک ہوتا ہے اس سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اور جب پوچھو کہ قصور کیا ہے تو کوئی جواب نہیں۔ اب لوگ اپنی مسجد میں بیٹھے اپنے امام کی تقریریں سن رہے ہیں یہی ان کا بہت بڑا قصور ہے کیونکہ ہمارے جذبات مشتعل ہوتے ہیں۔ اور ظلم کی یہ انتہا کہ یہ سب کچھ خدا کے نام پہ ہورہا ہے۔ اب ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ اگر ان کو ذرا بھی خوف خدا ہو کہ "خدا کا نام نہ لو ظالمو خدا کے لئے"۔ لیکن خدا کا واسطہ تو وہاں دیا جاتا ہے جہاں خدا کا خوف ہو۔ اس لئے ہماری اپنے رب کے آگے یہی التجا ہے کہ ۔

خداوندا بندہ خدا بن گیا ہے — یہی تیری قدرت دکھانے کے دن ہیں

اب آنحضرت ﷺ نے آخری زمانہ میں پیش آنے والے مختلف حالات وواقعات کی خبریں بھی بیان فرمائیں جو آپ کے صحابہ کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہیں۔ ان میں سے چند روایات نمونہ کے طور پر پیش کرتا ہوں جو بڑی شان کے ساتھ ہم نے پوری ہوتے دیکھیں اور دیکھ رہے ہیں۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہوں گے۔ (مشکوۃ کتاب العلم الفصل الثالث صفحہ ۳۸)۔ اور یہی کچھ آج کل ہم دیکھ رہے ہیں۔

حضور نے احادیث کے حوالہ سے مسلمانوں کی بدعملی اور ظاہر پرستی اور یہود ونصاریٰ کی اتباع کرنے کی خبر کا بھی ذکر فرمایا۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ بعض پیش خبریوں کا ذکر فرمایا جن میں موعود بیٹے کی ولادت کی خبر اور اسلامی اصول کی فلاسفی والے مضمون کے سب پر بالا رہنے کی پیشگوئی کا بطور خاص ذکر فرمایا۔

حضور نے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور فرماتے ہیں

"کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ...... امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا ...... اے یوروپ تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے کہ وہ وقت دور نہیں"۔

☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ: (2)

سے ان پر ایسے لوگوں کو مسلط کردیتا ہے جو ان سے محبت پیار رواداری اور برادی کا سلوک کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک زمانہ تک حکومت کرکے جب مسلم بادشاہوں نے بالآخر انسانوں کی ہمدردی کو کھو دیا تو خدا نے ان کو نظر انداز کرکے انگریزوں کو یہاں کی قوموں پر مسلط کردیا۔ لہذا آج بھی ضرورت ہے کہ ہمارے فرمانروا اور حکمران اپنے غریب بھائیوں کی ہمدردی اور ان کی خدمت کو اپنا شعار بنائیں۔ بجائے انتشار وتفرقہ کے اتفاق واتحاد کی فضا قائم کریں ورنہ تاریخ کے تلخ اوراق ہر قوم کے لئے درس عبرت ہیں!

آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ ہم اس حقیقت پر سے پردہ اٹھائیں گے کہ کیا مسلم فرمانرواؤں نے ہندوؤں پر ظلم کیا تھا ———؟

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

وہ وقت آتا ہے کہ تیرے ساتھ ایک دنیا ہوگی ۔ وہ تیرے سلسلہ کو اور تیری جماعت کو زمین پر پھیلا دے گا۔

اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْخَبِیْر کے تعلق میں قرآن مجید، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیش خبریوں کا ایمان افروز تذکرہ جو حیرت انگیز طور پر پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا فرمودہ آخری خطبہ جمعہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ علیہ - فرمودہ ۱۸؍اپریل ۲۰۰۳ء مطابق ۱۸؍شہادت ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له و أشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم و لا الضالين-

قرآن کریم کی وہ آیات کریمہ جن میں اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر کا ذکر ہے ان پر آج خطبہ ہوگا۔ سورۃ النساء آیت ۹۵ میں ہے:۔

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا۔ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا۔ فَعِنْدَاللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیْرَۃٌ۔ کَذٰلِکَ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَتَبَیَّنُوْا۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا﴾ (سورۃ النساء: ۹۵)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کر رہے ہو تو اچھی طرح چھان بین کر لیا کرو اور جو تم پر سلام بھیجے اس سے یہ نہ کہا کرو کہ تُو مومن نہیں ہے۔ تم دنیاوی زندگی کے اموال چاہتے ہو تو اللہ کے پاس غنیمت کے کثیر سامان ہیں۔ اس سے پہلے تم اسی طرح ہوا کرتے تھے پھر اللہ نے تم پر فضل کیا۔ پس خوب چھان بین کر لیا کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو بہت باخبر ہے۔

دوسری آیت ہے:۔ ﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَکُوْا وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ جَاھَدُوْا مِنْکُمْ وَلَمْ یَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلَا رَسُوْلِہٖ وَلَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیْجَۃً۔ وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (سورۃ التوبہ: ۱۶)

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم اسی طرح چھوڑ دئے جاؤ گے جبکہ ابھی تک اللہ نے (آزمائش میں ڈال کر) تم میں سے ایسے لوگوں کو ممتاز نہیں کیا جنہوں نے جہاد کیا اور اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے علاوہ کسی دوسرے کو گہرا دوست نہیں بنایا۔ اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

﴿وَ اِنَّ کُلًّا لَّمَّا لَیُوَفِّیَنَّھُمْ رَبُّکَ اَعْمَالَھُمْ ۔ اِنَّہٗ بِمَا یَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾

(سورۃ ہود: ۱۱۲)

اور یقیناً تیرا ربّ ان سب کو ان کے اعمال کا ضرور پورا پورا بدلہ دے گا۔ یقیناً وہ اس سے جو وہ کرتے ہیں ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

پھر سورہ اسراء میں ہے: ﴿قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا بَیْنِیْ وَ بَیْنَکُمْ ۔ اِنَّہٗ کَانَ بِعِبَادِہٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا﴾ (سورہ الاسراء: ۹۷)

تو کہہ دے کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ کے طور پر کافی ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے ہمیشہ باخبر (اور ان پر) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اسی کا تمام بندوں پر تسلّط اور تصرّف ہے اور وہی صاحبِ حکمتِ کاملہ اور ہر یک چیز کی حقیقت سے آگاہ ہے۔ تمام حاجتوں کو اس سے مانگنا چاہئے“۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۲۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

اب میں آئندہ زمانے میں ظاہر ہونے والی ان خبروں کا ذکر کرتا ہوں جن کا قرآن کریم میں بڑی وضاحت کے ساتھ ذکر فرمایا گیا ہے۔

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّھَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِھِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ﴾ (سورہ یس: ۳۷)

پاک ہے وہ جس نے ہر قسم کے جوڑے پیدا کئے اُس میں سے بھی جو زمین اگاتی ہے اور خود اُن کے نفوس میں سے بھی اور اُن چیزوں میں سے بھی جن کا وہ کوئی علم نہیں رکھتے۔

نزول قرآن کے دوران عربوں کو تو صرف کھجوروں کے نَر اور مادہ کا علم ہوا کرتا تھا اور ان کو یہ گمان بھی نہیں آسکتا تھا کہ دوسرے قسم کے پھلوں اور پودوں کے بھی اللہ تعالیٰ نے جوڑے بنا رکھے ہیں۔ یہ آیات دعوی کرتی ہیں کہ کائنات کی ہر چیز جوڑا جوڑا ہے۔ آج کے سائنسدانوں نے اس بات کو بہت گہرائی سے سمجھ لیا ہے کہ ان کی تحقیق کے مطابق نہ صرف ہر زندہ نباتات میں بلکہ مالیکیولز اور ایٹمز میں بھی جوڑے ملتے ہیں۔ یہاں تک کہ Sub-Atomic ذرّات بھی جوڑے جوڑے ہیں اور مادہ یعنی Matter کے مقابل پر ضد مادہ یعنی Anti-matter کا بھی ایک جوڑا ہے۔ گویا اگر ساری کائنات کو سمیٹ دیا جائے تو اس کا مثبت مادہ اس کے منفی مادہ سے مل کر کالعدم ہو جائے گا۔ غرضیکہ جوڑوں کا مضمون ایک لامتناہی مضمون ہے اور توحید کے مضمون کو سمجھنے کے لئے اس مضمون کا سمجھنا بہت ضروری ہے۔

زمین کی سرحدیں پھیلنے اور علمِ طبقات الارض کی ترقی کی خبر: ﴿وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۔ وَاَلْقَتْ مَافِیْھَا وَ تَخَلَّتْ﴾ (الانشقاق: ۴،۵) اور جب زمین کشادہ کر دی جائے گی۔ اور جو کچھ اس میں ہے نکال پھینکے گی اور خالی ہو جائے گی۔

”اس میں زمین کے پھیلا دیئے جانے کا ذکر ہے۔ ویسے تو زمین اس دنیا میں پھیلائی ہوئی دکھائی نہیں دیتی لیکن نزولِ قرآن کے زمانہ میں انسان کے علم میں صرف آدھی دنیا تھی اور آدھی دنیا امریکہ وغیرہ کی دریافت کے ذریعہ معناً پھیلا دی گئی اور یہی وہ دور ہے جس میں سب سے زیادہ زمین اپنے مدفون رازوں کو اٹھا کر باہر پھینک دے گی، گویا خالی ہو جائے گی۔ یہ نیا سائنسی ترقی کا دور امریکہ کی دریافت سے ہی شروع ہوتا ہے“۔ امریکہ کو ۱۴۹۲ء میں کرسٹوفر کولمبس نے دریافت کیا تھا۔ آسٹریلیا کی دریافت دو مختلف وقتوں میں ہوئی۔

DIVEDE & RULE کے اصول پر حکومتوں کے قیام کی خبر:۔ ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ﴾ (سورۃ الفلق: ۵،۶) اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔ اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرنے۔

یہ ایک بہت ہی عظیم الشان پیشگوئی ہے اور ایسی قوموں کے متعلق ہے جن کے اقتدار کا راز Divide & Rule کے اصول پر ہوتا ہے۔ یعنی جن قوموں پر انہوں نے فتح حاصل کرنی ہو، اُن کو آپس میں لڑا کر بے طاقت کر دیتے ہیں اور خود حاکم بن بیٹھتے ہیں۔ اہل مغرب خصوصاً اہل انگلستان نے ساری دنیا پر اسی اصول کے تحت حکومت کی ہے۔ یہ تمام Imperialism کا خلاصہ ہے جس نے دنیا پر قبضہ کرنا تھا۔ اس کے باوجود اسلام ضرور ترقی کرے گا ورنہ ایسی حالت میں کہ وہ نیست و نابود ہو جائے اس پر حسد تو پیدا نہیں ہو سکتا ہے۔ حسد کا مضمون بتاتا ہے کہ اسلام نے بہر حال ترقی کرنی ہے جب بھی وہ ترقی کرے گا، دشمن اس سے حسد کرے گا۔

امن کے نام پر جنگوں کی خبریں:۔ ﴿وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَ ازْدَادُوْا تِسْعًا﴾ (سورہ الکھف: ۲۶) اور وہ اپنی غار میں تین سو سال کے دوران گنتی کے چند سال رہے اور اس پر انہوں نے مزید نو کا اضافہ کیا۔

غاروں میں جانے والے جو ہیں، ان کو میں نے بھی غاروں میں جا کر دیکھا ہے بڑی حیرت انگیز غاریں ہیں اور ان سے واقعۃً ڈر لگتا ہے کہ کس طرح یہ لوگ جو توحید پرست تھے وہ مشرکین کے ڈر سے زیر زمین چلے گئے اور زیر زمین رہنا اپنے لئے زیادہ پسند کیا بہ نسبت اس کے کہ زمین کی سطح پر رہتے۔ ان کو دیکھ کر خوف آتا ہے اور حیرت ہوتی ہے کس طرح انہوں نے یہ حالت گزاری۔ اس کے متعلق یہ بھی آتا ہے کہ آخر پر جب ان کو خدا تعالیٰ نے فتح نصیب کی تو ان کی قوم میں سے وہ جو مشرک نہیں تھے انہوں نے کہا اب ہم ان کے اوپر کیا بنائیں، تو انہوں نے کہا ہم مسجد بناتے ہیں کیونکہ یہ توحید کے قائل تھے۔

اب پہاڑوں جیسے بلند و بالا سمندری جہازوں کے بننے کی خبر:۔ ﴿وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ﴾ (الرحمن: ۲۵) اور اسی کی (صنعت) وہ کشتیاں ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح بلند کی جائیں گی۔

ان کو کشتیاں کہنا تو غلط ہے وہ پہاڑوں کی طرح بلند سمندری جہاز ہیں۔ یہ الٰہی خبر بڑے بڑے بحری بیڑوں کے بننے سے پوری ہوئی۔

۱۸۰۷ء میں Cler Mont کے کامیاب تجربے (جو دریائے ہڈسن امریکہ میں ہوئے) ان سے دخانی جہاز کا آغاز ہوا اور انیسویں صدی کے وسط میں ابتدائی فولادی جہاز بنے۔ دنیا کا ایک عظیم بحری جہاز Titanic جو ۱۴ر اپریل ۱۹۱۲ء کو لندن سے نیویارک کے لئے روانہ ہوا تھا۔ اس پر دو ہزار دو سو چھ افراد سوار تھے، ان کا سامان تعیش بھی ساتھ تھا۔ اس پر بڑا دعویٰ تھا ان کا کہ بہت بڑا جہاز ہے اور ان کو خبر نہیں تھی کہ پہلے ہی سفر میں وہ تباہ ہو جائے گا اور اس کا کوئی نشان بھی باقی نہیں رہے گا۔ اس وقت امریکہ عراق پر حملے کرنے کے لئے جو بڑے بڑے بحری جہاز سمندر کے رستے خلیج میں لا رہا ہے یہ اتنے بڑے ہیں کہ ان پر بیک وقت کئی کئی طیارے پرواز کرتے ہیں۔

پھر علم آثار قدیمہ سے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے:۔

﴿اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ۔ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ۔ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ﴾ (سورۃ العادیات: ۱۰ تا ۱۲) پس کیا وہ نہیں جانتا کہ جب اُسے نکالا جائے گا جو قبروں میں ہے؟ اور وہ حاصل کیا جائے گا جو سینوں میں ہے۔ یقیناً اُن کا ربّ اُس دن ان سے پوری طرح باخبر ہوگا۔

اب آثار قدیمہ کے ذریعے قبروں کو کھود کر جو پرانی باتیں دریافت کی جا رہی ہیں یہ بھی حیرت انگیز مضمون ہے اس سے پہلے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں تو سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کہ قبروں کو اکھیڑ کر آثار قدیمہ کے حالات دریافت کئے جائیں گے۔ چنانچہ اب سب دنیا میں آثار قدیمہ کا دور ہے اور حیرت انگیز طور پر پرانے دبے ہوئے زمانوں کے واقعات معلوم کر لیتے ہیں۔

پھر آگے ہے ﴿وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ۔ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ﴾ (سورۃ الانفطار: ۵،۶) اور جب قبریں اکھاڑی جائیں گی۔ ہر نفس کو علم ہو جائے گا کہ اُس نے کیا آگے بھیجا ہے اور کیا پیچھے چھوڑا ہے۔

ان دونوں سورتوں کی مذکورہ آیات میں آخری زمانہ کی ترقیات کی پیشگوئیاں ہیں۔

﴿بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ﴾ سے مراد یہ ہے کہ زیر زمین دفن شدہ قوموں کے حالات معلوم کئے جائیں گے۔ اس میں "علم آثار قدیمہ" یعنی Archaeology کی غیر معمولی ترقی کی پیشگوئی ہے جو فی زمانہ ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہو رہی ہے۔ ماہرین آثارِ قدیمہ ہزاروں سال پہلے گزری ہوئی قوموں کے حالات اُن کے آثار کے ذریعہ حیرت انگیز طور پر دریافت کر لیتے ہیں۔

اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بیان فرمودہ ارشادات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضور ﷺ کو خبر دینے والا ایک خبیر و علیم تھا۔

سراقہ بن مالک کے بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک خبر:۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب مکہ سے ہجرت فرمائی تو اہل مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے گرفتار کرنے کے لئے سو اونٹ انعام رکھے۔ اس انعام کی لالچ میں سراقہ بن مالک بن جعشم بھی آنحضور ﷺ کی تلاش میں نکلا۔ تین روز غارِ ثور میں قیام کے بعد جب آنحضور ﷺ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ ایک غیر معروف راستے پر جا رہے تھے تو سراقہ نے آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکر کو دیکھ لیا اور انعام کے لالچ میں سرپٹ گھوڑا دوڑاتے ہوئے ان کا پیچھا کیا۔ جب قریب پہنچا تو سراقہ کے گھوڑے کی دونوں اگلی ٹانگیں زمین میں دھنس گئیں اور وہ پیٹ کے بل زمین میں دھنس گیا۔ اس پر اس نے فال لی جو اس کے حق میں نہ تھی چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے امان طلب کی۔ آنحضرت ﷺ نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر اسے امان لکھ کر دی۔ جب سراقہ واپس لوٹنے لگا تو آنحضرت ﷺ نے اسے فرمایا: سراقہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ اب اس میں ایک پہلو روایت کا مشکوک ہے وہ یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے چمڑے کے ٹکڑے پر اسے امان لکھ کر دی۔ آنحضور تو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے تو اس سے شائد راوی کی یہ مراد ہو حضرت ابوبکر نے وہ امان لکھ کر دی۔ بہر حال اس پر سراقہ نے حیران ہو کر پوچھا کہ کسریٰ بن ہرمز شہنشاہ ایران؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔

سراقہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ کہاں عرب کے صحرا کا ایک بدوی کہاں کسریٰ شہنشاہ ایران کے کنگن! مگر خدا کی قدرت کہ جب حضرت عمر کے زمانے میں ایران فتح ہوا اور کسریٰ کا خزانہ غنیمت میں مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو کسریٰ کے کنگن بھی غنیمت کے مال کے ساتھ مدینہ میں آئے۔ حضرت عمرؓ نے سراقہ کو بلایا جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو چکا تھا اور اپنے سامنے اس کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن جو بیش قیمت جواہرات سے لدے ہوئے تھے، پہنائے۔ تو اس طرح آنحضرت ﷺ نے سراقہ کو جو خوشخبری سنائی تھی وہ بڑی شان سے پوری ہوئی۔

(ملخص از اسد الغابہ ذکر سراقہ بن مالک۔ ملخص از سیرت ابن ہشام)

علامہ ابن سعد نے طبقات ابن سعد میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ہرمز کسریٰ ایران کے زیوارت اور کنگن جب حضرت سراقہ بن مالک کو دیئے اور انہوں نے وہ کنگن اور کسریٰ کا لباس پہنا تو حضرت عمرؓ نے اس پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ محمد روایت کرتے ہیں کہ ہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے ان کے جسم پر کتان کے دو کپڑے تھے انہوں نے کتان کے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا: "بَخٍ بَخٍ اَبُوْ هُرَیْرَةَ" واہ واہ ابو ہریرہ! تیری بھی کیا شان ہے کہ تو کتان کے کپڑے سے ناک صاف کر رہا ہے۔ یہ کتان کے کپڑے ایران کے شہنشاہ کسریٰ کے تھے اور ایران کی فتح پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ کو بھجوائے تھے۔ کسریٰ نے اس کو زینت کے طور پر رومال کی طرح اپنی جیب میں ٹانکا ہوتا تھا اور اس سے ناک صاف کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ اور حضرت ابو ہریرہ کی شان دیکھیں وہ ناک اس سے صاف کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے "بَخٍ بَخٍ اَبُوْ هُرَیْرَةَ"۔ (بخاری کتاب الاعتصام، باب ماذکر النبی ﷺ و حض علی اتفاق اهل العلم)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں تو ایسا غریب اور بیکس تھا کہ غربت کی وجہ سے فاقے پڑ جایا کرتے تھے اور ان فاقوں کی وجہ سے میں بیہوش ہو جایا کرتا تھا اور لوگ سمجھا کرتے تھے کہ اس کو مرگی کا دورہ پڑا ہے اور میری گردن پر پاؤں بھی رکھ دیتے تھے۔ اس وقت صرف

﴿ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم﴾

اَطِعْ اَبَاكَ

﴿اپنے باپ کی اطاعت کر﴾

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش:: 237-0471'237-8468

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو میرے حال کا علم ہوا تھا۔ میں نے ہر آنے والے سے یہ سوال بھی کیا کہ بتاؤ کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ کہ وہ اپنے نفس پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ ان پر غربت، تنگی ہو۔ اس پر وہ تفسیر بیان کر کے آگے چل پڑتے تھے گویا مجھے پتہ نہیں تھا۔ یعنی حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ اس طرح تفسیر بیان کیا کرتے تھے کہ جیسے مجھے علم نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ بات سن لی آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا ابو ہریرہ، بہت بھوکے لگتے ہو۔ ابو ہریرہ نے عرض کی یا رسول اللہ سچ فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا پھر دیکھو اور بھی بہت سے بھوکے ہوں گے ان کا پتہ کرو۔ ابو ہریرہ بڑے حیران ہوئے کہ میرے ایک کے پیٹ بھرنے کے لئے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ آیا ہے اب اتنے بھوکوں کے لئے یہ کیسے کافی ہوگا مگر آنحضور کا ارشاد تھا آپ نے کھلے بندوں اعلان کیا اور کوئی بھوکا ہو تو آ جائے، بہت سے بھوکے اکٹھے ہو گئے۔ گویا اصحاب کہف کا زمانہ تھا غربت کے مارے برا حال تھا لوگوں کا تو بھوکے جب اکٹھے ہو گئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان کو اس طرح بٹھایا کہ اپنے دائیں طرف دوسرے بھوکوں کو بٹھایا اور آخر پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ دودھ کا ایک پیالہ تھا آپ نے پہلے جہاں سے دائیں طرف سے شروع کیا اور کہا دودھ پیو۔ پینے والے نے خوب پیا، آپ نے کہا اور پیو، حضرت ابو ہریرہ نے کہا میں تو مارا گیا۔ اس نے اور پیا تو کچھ بھی نہیں بچے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پیو۔ وہ پیتا رہا یہانتک کہ اس نے کہا اب تو مجھے ڈر ہے کہ میرے ناخنوں سے دودھ پھوٹ پڑے گا۔ اس کے بعد وہ پیالہ گھومتا گھومتا بالآخر آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچا۔ اس وقت پتہ چلا کہ رسول اللہ سب سے زیادہ بھوکے تھے۔ ابو ہریرہؓ کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ کہ جب ابو ہریرہ سے کہا کہ پیو اور پیو تو اس نے کہا یا رسول اللہ! اب تو بالکل گنجائش نہیں رہی۔ تب حضورؐ نے وہ پیالہ اپنے ہونٹوں سے لگایا اور وہ پیالہ خالی ہو گیا۔

روساء قریش کے قتل ہونے کی جگہیں آنحضرت ﷺ نے کشفاً دیکھ لی تھیں۔ یہانتک کہ آپ ان سب کے متعلق یہ بتاتے تھے کہ فلاں فلاں ظالم اور غاصب فلاں جگہ قتل ہو کے گرے گا۔ ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ زمین پر نشان بھی لگا دیئے تھے۔ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جس جس جگہ نشان بنائے تھے وہیں وہ گر گر کے مارے گئے۔ (صحیح بخاری۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات ابن سعد)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول کریم ﷺ غزوہ تبوک پر تشریف لے گئے تو کچھ لوگ پیچھے رہ گئے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا کہ فلاں شخص پیچھے رہ گیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ اگر اس میں بھلائی ہوگی تو خدا تم کو اس سے ملا دے گا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تم کو اس سے نجات دے دے گا۔ یہانتک کہا گیا تھا کہ ابوذر پیچھے رہ گئے ہیں کیونکہ ان کا اونٹ سست تھا۔ آپ نے فرمایا کہ چھوڑو اگر اس میں بھلائی ہوگی تو خدا تم کو اس سے ملا دے گا ورنہ اللہ تعالیٰ تم کو اس سے نجات دے دے گا۔

حضرت ابوذرؓ اپنے اونٹ کو اس کی سست رفتاری کی وجہ سے ملامت کرتے رہے اور جب دیکھا کہ نہیں مانتا تو اپنا سامان اپنی پیٹھ پر لادا اور رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چل پڑے۔ ایک مقام پر رسول اللہ ﷺ نے پڑاؤ فرمایا اور مڑ کر دیکھا تو ابوذر چلے آ رہے تھے۔ آپ نے بڑی خوشی سے فرمایا کہ ابوذر آئے۔ آپ نے فرمایا اللہ ابوذر پر رحم کرے۔ اکیلا چلتا ہے، اکیلا ہی فوت ہوگا اور اکیلا ہی اُٹھایا جائے گا۔ پھر زمانے نے پلٹا کھایا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ربذہ نامی جگہ پر جا کر رہنے لگے اور بالآخر وہیں وفات ہوئی۔

آپ کی وفات کا علم حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کو ہوا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا کہ ابوذرؓ اکیلا چلتا ہے اور اکیلا ہی فوت ہوگا اور اکیلا ہی اٹھایا جائے گا۔

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اپنے فاقے کی شکایت کی۔ پھر ایک اور شخص آیا اور راہزنی کی شکایت کی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے عدی! کیا تم نے حیرہ نامی شہر دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! دیکھا نہیں سنا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو تم ضرور دیکھو گے کہ ایک مسافر عورت حیرہ سے چلے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی اور خدا کے سوا کسی سے بھی نہیں ڈرے گی۔ (حضرت عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے خیال کیا کہ اگر یہ بات ہونی ہے تو پھر طے قبیلہ کے بدکار لوگ کہاں جائیں گے جن کا کام ہی ملک میں آگ لگانا ہے)۔ اور اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تم ضرور دیکھو گے کہ کسریٰ کے خزانے کھولے جائیں گے۔ میں نے عرض کی کہ کسریٰ بن ہرمز؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں کسریٰ بن ہرمز۔ پھر فرمایا: اور اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم ضرور دیکھو گے کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا یا چاندی دینے کے لئے نکلے گا اور اسے قبول کرنے والا نہ پائے گا۔ ...... عدیؓ کہتے ہیں کہ میں نے مسافر عورت کو حیرہ سے اکیلے سفر کر کے خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا ہے اور خدا کے سوا اسے کسی کا خوف نہ تھا۔ اور میں وہ شخص ہوں جس نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے۔ پھر بالمقابل شخص کو مخاطب کر کے کہا اور اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو تم ضرور دیکھو گے جو ابو القاسم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا چاندی دینے کے لئے نکلے گا اور اسے قبول کرنے والا نہ پائے گا۔ (بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ)۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم پر ایک بہت ہی آسانی کا زمانہ بھی آیا جبکہ بیشمار دولت تھی اور یہ امر واقعہ ہے کہ آپ جب کسی کو بھی دینا چاہتے تھے تو وہ قبول نہیں کیا کرتا تھا۔ رات کے اندھیرے میں بعض دفعہ ایک صحابی کے متعلق آتا ہے کہ وہ نکلے کہ چھپ کے میں دوں گا تو جس کو وہ بھیک دی وہ امیر تھا۔ اس نے لینے سے انکار کر دیا، اسی طرح بار بار آپ کوشش کرتے رہے مگر کسی نے وہ بھیک قبول نہ کی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تمام پیشگوئیاں بڑی شان سے پوری ہوئیں۔

ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ اُحد پہاڑ پر چڑھے تو اُحد پہاڑ پہ لرزا طاری ہوا، زلزلہ سا آیا۔ آنحضورؐ نے اپنا پاؤں اس پہ مارا اور فرمایا تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کوئی نہیں۔ (مسند احمد بن حنبل مسند العشرۃ المبشرین بالجنۃ) اب اس سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو معلوم تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق شہید نہیں ہوں گے اور اس کے علاوہ دو اور خلفاء جو ساتھ تھے جنہوں نے خلفاء بننا تھا وہ شہید ہوں گے۔

ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا حضرت علیؓ کی داڑھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ اس داڑھی کو خون سے رنگا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آئندہ زمانے میں ظاہر ہونے والے جن واقعات کی خبر دی ہے ان کے چند نمونے:۔

ڈپٹی عبد اللہ آتھم ایک معاند عیسائی تھا جو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خلاف انتہائی زبان درازی کیا کرتا تھا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اسلام اور عیسائیت کی صداقت کے بارہ میں پندرہ دن مباحثہ کیا۔ حضور کو الہاماً بتایا گیا کہ "اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر پندرہ دن تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے"

آتھم اتنا خوفزدہ ہو گیا کہ وہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں دوڑے پھرتا تھا اور اس کو بہت خوفناک آدمی نظر آتے تھے جو خنجر لے کر اس پر حملہ آور ہوتے تھے اور ڈر کے مارے وہ توبہ کیا کرتا تھا کانوں کو ہاتھ لگاتا تھا کہ میں نے تو محمد رسول اللہ کو کبھی گالی نہیں دی۔ لیکن آخر وہ وقت گزر گیا اور وہ پھر شیر ہو گیا اس نے پھر اعلان کر دیا کہ میں نے جو کچھ بھی کہا تھا وہ خوف کے اثر سے کہا تھا اب میں ایسا نہیں کرتا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ قسم کھا کر وہ اعلان کرے کہ میں خوفزدہ تھا اس لئے مجھ سے یہ باتیں ہوئیں میں ابھی بھی آنحضرت ﷺ کی تضحیک کرتا ہوں۔ اگر اس نے اب یہ قسم نہ بھی کھائی تو وہ ہاویہ میں گرایا جائے گا اور کوئی طاقت بھی اس کو اب روک نہیں سکتی مرنے سے۔ ذلت کی موت وہ مارا جائے گا چنانچہ وہ اسی طرح ذلت کی موت مارا گیا اور فیروز پور میں اس کی لاش دفن ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"کیا وہ خون کا مقدمہ جو میرے قتل کرنے کے لئے مارٹن کلارک کی طرف سے عدالت کپتان ڈگلس میں پیش ہوا تھا۔ وہ اس مقدمہ سے کچھ خفیف تھا جو محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے نہ کسی خون کے اتہام سے یہودیوں کی طرف سے عدالت پیلاطوس میں دائر کیا گیا تھا۔ مگر چونکہ خدا زمین کا بھی بادشاہ ہے جیسا کہ آسمان کا اس لئے اس نے اس مقدمہ کی پہلے سے مجھے خبر دے دی کہ یہ ابتلا آنے والا ہے اور پھر خبر دے دی کہ میں تم کو بری کروں گا اور وہ خبر صدہا انسانوں کو قبل از وقت سنائی گئی اور آخر مجھے بری کیا گیا۔ پس یہ خدا کی بادشاہت تھی جس نے اس مقدمہ سے مجھے بچا لیا جو مسلمانوں ہندوؤں اور عیسائیوں کے اتفاق سے مجھ پر کھڑا کیا گیا تھا"۔ (کشتی نوح صفحہ ۳۲، ۳۵)

اس پر جج نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا تھا کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو ان لوگوں پر اب مقدمہ کر دیں جنہوں نے آپ پر جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میرا مقدمہ آسمان پر ہے۔

اب طاعون کی وباء کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دکھایا گیا تھا کہ پنجاب کے علاقے میں سیاہ رنگ کے بدشکل خوفناک چھوٹے قد کے پودے لگا رہے ہیں۔ حضورؑ کے دریافت کرنے پر فرشتوں نے کہا کہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ چنانچہ پنجاب میں طاعون اتنی شدت سے حملہ آور ہوئی کہ ایک ایک ہفتے میں تیس تیس ہزار آدمی اور ایک ایک سال میں کئی لاکھ آدمی مرگئے۔ اور یہ سالہا سال تک وبا جاری رہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر بھی دی گئی کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ میں تیرے گھر کی مادی اور روحانی چار دیواری میں موجود تمام لوگوں کی حفاظت کروں گا۔ حضور نے اپنی کتاب کشتی نوح میں اپنی جماعت کو طاعون کا ٹیکہ لگانے سے بھی منع فرمایا تھا تا کہ یہ نشان مشتبہ نہ ہوجائے۔ چنانچہ حضورؑ نے بڑی تحدی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس نشان کو تمام دنیا میں شائع فرمایا۔ اور ایک موقع پر فرمایا کہ اگر میرے گھر میں ایک چوہا بھی طاعون سے مرے گا تو میں اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نشان اس شان سے پورا ہوا ہے کہ تمام پنجاب میں ایک بھی مخالف مولوی اس وقت ایسا نہیں تھا جو یہ کہتا ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن تو بچ گئے اور ساتھی مارے گئے یا مرید مارے گئے۔ یہاں تک حالت ہوگئی تھی کہ ان کے مردوں کو دفنانے کے لئے کوئی تیار نہیں ہوتا تھا۔ ایک گاؤں کے اکثر لوگ مرگئے طاعون سے اور سوائے احمدیوں کے کوئی نہ بچا۔ چنانچہ احمدیوں کو یہ توفیق ملتی تھی کہ وہ جا کے ان غیر احمدیوں کے مردے بھی دفن کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ طاعون کے زمانے میں اس کثرت سے ڈاک آتی تھی بیعت کی کہ ڈاکیا تھک جایا کرتا تھا اور کئی پھیرے لگانے پڑتے تھے۔ میں نے حساب لگایا ہے لاکھوں احمدی جو ہوئے ہیں پنجاب میں وہ طاعون کے زمانے میں ہی ہوئے ہیں۔ اور دشمن اب جو مرضی کہے۔ اس زمانے میں اس کو یہ جرأت نہیں ہوتی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہہ سکے کہ دیکھ لو طاعون نے تمہارے مریدوں کا بھی وہی حال کیا ہے جو منکرین کا کیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کے متعلق روایت آتی ہے کہ وہ بیمار ہوگئے اور خطرہ ہوا کہ ان کو طاعون ہوگیا ہے بلکہ طاعون کی گلٹی بھی ظاہر ہوگئی۔ اور ایسی گلٹی ظاہر ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا کہ اب جان جانے والی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول جو ایک حاذق حکیم تھے آپ نے ہر دوا کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا اور بخار تھا کہ آسمان سے باتیں کر رہا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کہلا کے بھجوایا کہ آپ یہاں تشریف لے آئیں آخری وقت ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی پرواہ نہیں کی کہ اگر طاعون ہے تو کہیں مجھے نہ ہوجائے آپ سیدھا ان کے پاس گئے اور جا کر ماتھے پہ ہاتھ لگا کے فرمایا کیا بخار؟ کوئی بھی نہیں۔ مجھے تو کوئی بخار دکھائی نہیں دیتا۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُٹھ کر جا کے دیکھا تو ایک دم سب غائب ہو چکا تھا اور گلٹیاں بھی دب گئیں تھیں۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم غیب خدا تعالیٰ سے پانے کا ایک اور واقعہ

حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ ہرسیاں والے حافظ حامد علی صاحبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ:۔ ایک دفعہ مجھے حضرت اقدس نے ایک کام کے لئے ایک غیر ملک میں بھیجا۔ ایک مقررہ جہاز پر روانہ ہوا۔ جب جہاز نصف سفر طے کرچکا تو سمندر میں سخت طوفان اٹھا یہانتک کہ لوگ چلانے لگے اور کپتان نے اعلان کر دیا کہ اب یہ جہاز غرق ہونے والا ہے اس لئے اپنی آخری دعائیں کرلو۔ کہتے ہیں:۔ میں نے بڑے زور سے دعویٰ کیا میں پنجاب سے آیا ہوں اور میں ایسے شخص کے کام کو جارہا ہوں جسے خدا نے اس زمانہ کا نبی بنا کر بھیجا ہے۔ اس لئے جب تک میں اس جہاز میں سوار ہوں۔ خدا تعالیٰ اس جہاز کو غرق نہیں کرے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس حالت کو بدل دیا۔ اور جہاز طوفانی حالت سے نکل کر خیریت سے کنارے جالگا اور میں اپنی جگہ پر اتر گیا۔ اب یہ دلچسپ روایت ابھی باقی ہے۔ اب اتار کے ان کو جہاز آگے روانہ ہوگیا لیکن تھوڑی ہی دور گیا تھا پھر غرق ہوگیا۔ جب یہ اطلاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملی کہ جس جہاز پر حامد علی سوار تھا وہ غرق ہوگیا ہے حضور نے فرمایا: ہاں سنا تو ہے کہ جس جہاز پر حامد علی سوار تھا وہ فلاں تاریخ کو غرق ہوگیا ہے۔ یہ کہہ کر حضورؑ خاموش ہوگئے لیکن تھوڑی دیر کے بعد فرمایا مگر حامد علی اپنا کام کر رہا ہے وہ غرق نہیں ہوا۔ بعد کے واقعات نے حضور کے اس ارشاد کی تائید کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضورؑ نے کشفی طور پر سارا واقعہ دیکھ لیا تھا۔ (الحکم جلد ۳۸ نمبر ۲۔ بتاریخ ۲۱/جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

شیخ زین العابدین صاحب برادر حضرت حافظ حامد علی صاحب کی روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ”حافظ حامد علی کی نسبت تو مجھے الہام بھی ہو چکا ہے کہ یہ زندہ آئے گا اور فائدہ حاصل کر کے آئے گا۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۵)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ نواب علی محمد خان مرحوم رئیس لدھیانہ نے میری طرف خط لکھا کہ میرے بعض امور معاش بند ہوگئے ہیں۔ آپ دعا کریں تا وہ کھل جائیں۔ جب میں نے دعا کی تو مجھے الہام ہوا کہ کھل جائیں گے۔ میں نے بذریعہ خط ان کو اطلاع دے دی۔ پھر صرف دو چار دن کے بعد وہ وجوہ معاش کھل گئے اور ان کو بشدت اعتقاد ہوگیا۔ پھر ایک دفعہ انہوں نے بعض اپنے پوشیدہ مطالب کے متعلق میری طرف ایک خط روانہ کیا۔ وہ خط جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملا تو ساتھ ہی ان پوشیدہ مطالب کا بھی خدا تعالیٰ نے آپ پر اظہار فرمادیا۔ اب ان کی طرف سے تو ڈاک میں جاچکا تھا۔ ان کو تو پتہ نہیں تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو، اللہ تعالیٰ جو سب حالات کو جانتا ہے اس نے خبر کردی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواباً لکھا کہ آپ کے یہ یہ پوشیدہ مطالب تھے اور مجھے میرے خدائے خبیر نے بتادیئے ہیں۔ اس لئے آپ کی راز کی کوئی بات نہیں رہی۔ اس کے بعد ان کا اعتقاد اتنا بڑھا کہ اسی محبت کی حالت میں ان کی وفات ہوئی۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۷ تا ۲۵۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”براہین احمدیہ کے زمانہ میں جب براہین احمدیہ چھپ رہی تھی۔ میں صرف اکیلا تھا۔ کون ثابت کرسکتا ہے کہ اُس وقت میرے ساتھ کوئی ایک بھی تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جبکہ خدائے تعالیٰ نے پچاس سے زیادہ پیشگوئیوں میں مجھے خبر دی تھی کہ اگرچہ تو اس وقت اکیلا ہے مگر وہ وقت آتا ہے کہ تیرے ساتھ ایک دنیا ہوگی۔ اور پھر وہ وقت آتا ہے جو تیرا اس قدر عروج ہوگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے کیونکہ تو برکت دیا جائے گا۔ خدا پاک ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ تیرے سلسلہ کو اور تیری جماعت کو زمین پر پھیلائے گا اور انہیں برکت دے گا اور بڑھائے گا اور اُن کی عزت زمین پر قائم کرے گا جب تک کہ وہ اس کے عہد پر قائم ہوں گے“۔

(تحفۃ الندوہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۹۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کشفاً وہ بادشاہ دکھائے بھی گئے اور جب میں نے دورہ کیا تھا افریقہ کا تو میں نے بھی افریقہ میں گھوڑوں پہ سوار ان بادشاہوں کو دیکھا مگر کہاں وہ بیچارے افریقہ کے بادشاہ اور کہاں وہ بادشاہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دکھائے گئے تھے جن کی شان سب دنیا میں پھیلی ہوئی تھی اور ساری دنیا پر ان کی سلطنت تھی۔

☆☆☆☆☆......☆☆☆☆☆

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ پاکستان
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ☏2370509

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2002ء

مسلم جماعت احمدیہ کی خصوصیات

از مکرم محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ

جماعت احمدیہ کی سب سے بڑی اور اہم خصوصیت اس کی عالمگیر تنظیم اور ایک جماعت کی حیثیت میں ہونا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلعم نے آخری زمانہ میں اپنی امت میں رونما ہونے والے عملی اور اعتقادی اختلافات اور تنزل اور انحطاط کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ میری امت اس زمانہ میں 73 فرقوں میں منقسم اور منتشر ہو جائے گی اور ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی عطا فرمائی تھی کہ ایک فرقہ ان میں نجات یافتہ ہوگا جو ایک امام کے تحت مستحکم اور منظم ہو کر "جماعت" کہلانے کا مستحق ہوگا اور باقی سب کے سب فرقے جہنم کی طرف گامزن ہوں گے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ لیس الجماعۃ الا بامام کہ امام کے بغیر کوئی جماعت نہیں ہے۔ آج عالمگیر سطح پر اگر کوئی جماعت ایک ہی امام کے ہاتھ میں متحد اور منظم ہے تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے۔ یہ ہمارا صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ صریح حقیقت ہے کہ آج عالمگیر سطح پر مسلمانوں کے جتنے بھی جتھے اور فرقے ہیں ان میں سے کسی ایک کا بھی دعویٰ نہیں کہ ہمارا عالمگیر سطح پر فلاں امام ہے۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف طریقوں سے اپنی امت کو یہ ذہن نشین کروایا تھا کہ مضبوطی اور خود حفاظتی کا سارا دارومدار اجتماعیت اور تنظیم پر ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ

یعنی یقیناً خدا تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح قتال کرتے ہیں۔

احباب کرام! اسلامی نظام وحدت کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ نماز جہاں مسلمانوں کے اندر ربط و نظم اور اتحاد و اجتماعیت کا درس روزانہ پانچ وقت دیتی ہے۔ وہاں یہ بھی سبق دیتی ہے کہ تم اس وقت تک جماعت نہیں کہلا سکتے جب تک تم ایک امام کی متابعت میں کھڑے نہ ہو جاؤ۔ تم دس ہو یا دس کروڑ تمہاری شیرازہ بندی کے لئے ایک امام کی ضرورت ہے جو تمہاری رہنمائی کرے۔ لیکن افسوس کہ اس درس وحدت کو مسلمانوں نے فراموش کیا اور ان کی صفوں میں دراڑیں پڑ گئیں۔ جس کے نتیجہ میں آج مصر قیام میں کھڑا ہے تو شام رکوع میں۔ اگر انڈونیشیا سجدہ میں ہے تو ملیشیا تعدہ میں۔ اگر پاکستان تعدہ میں ہے تو افغانستان سلام پھیر چکا ہے۔ ان سب کا انداز فکر جدا جدا ہے۔ ان سب کا زاویہ نظر ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اور افتراق کے تیز و تند طوفانوں نے ان کے نظم ونسق کے نشانات اور ان کی شیرازہ بندی ملیامیٹ کر کے رکھ دیا ہے۔ چنانچہ موجودہ مسلمانوں کے انتشار کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے اخبار جنگ جنوری 92ء لکھتا ہے:

"اس وقت خدا کے فضل سے آزاد مسلمان ملکوں کی تعداد ۴۵، ۴۶ ہے۔ اور مسلمانوں کی کل آبادی ایک ارب کے لگ بھگ ہے۔ دنیا کا پانچواں انسان مسلمان ہے۔ اقوام متحدہ میں صرف مسلمان ملکوں کے ووٹ ایک تہائی کے قریب ہیں۔ ان حقائق کی بناء پر مسلمان ملکوں کو عالمی سطح پر سب سے طاقتور اور مؤثر گروپ کی حیثیت حاصل ہونی چاہئے تھی۔ یہ ساری سہولتیں حاصل ہونے کے باوجود عالمی سطح پر ان ملکوں کی حالت ایک منتشر اور باہم دست و گریباں گروہ کی سی ہے۔ جسے جو چاہتا ہے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ سیاسی اور مذہبی سطح پر کوئی اتفاق نہیں۔ ہر فرقہ کی سیاست اور سیاسی نظام کا تصور مختلف ہے۔ ایک متحد و متفق مسلم امت کا کوئی وجود نہیں جس کا ایک مرکز ہو جس کے مقاصد میں یکسانیت ہو۔"

احباب کرام! مسلمانوں میں ایک عالمگیر قیادت کے فقدان کی وجہ سے ہی آج مسلمانوں اور ان کی حکومتوں کی یہ حالت ہوئی ہے کہ وہ امریکہ کے آگے سہمے اور ڈرے ہوئے ہیں۔ اگر مسلمانوں کی تمام مملکتیں اور حکومتیں ایک واجب الاطاعت امام کے تحت جمع ہو جائیں تو ایسی طاقت بن کر ابھریں گی کہ کسی کو ان سے مقابلہ کی جرأت نہیں ہوگی۔

آج اسلام شدت پسند سیاسی لیڈروں اور خونریز ملاؤں کے ہاتھ میں ایک کھلونا بنا ہوا ہے۔ جہاد کے نام پر قتل و غارت اور ظلم و ستم کا بازار گرم ہے۔

پیارے بھائیو! میں اس وقت آپ کی توجہ سیدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

حضرت حذیفہ الیمان فرماتے ہیں کہ

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا فِیْ جَاھِلِیَّۃٍ وَشَرٍّ فَجَاءَ نَا اللّٰہُ بِھٰذَا الْخَیْرِ فَھَلْ بَعْدَ ھٰذَا الْخَیْرِ مِنْ شَرٍّ

یعنی میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور شر میں تھے تو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے اس خیر کا انتظام کیا۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا؟

قَالَ نَعَمْ دُعَاۃٌ اِلٰی اَبْوَابِ جَھَنَّمَ مَنْ اَجَابَھُمْ اِلَیْھَا قَذَفُوْہُ فِیْھَا

اس وقت جہنم کے دروازوں کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے۔ جو لوگ ان کی دعوت قبول کریں گے انہیں جہنم میں دھکیل دیں گے۔

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صِفْھُمْ لَنَا

میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان کی حالت اور صفت ہمیں بتائیں۔

قَالَ ھُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَیَتَکَلَّمُوْنَ مِنْ اَلْسِنَتِنَا

وہ لوگ ہماری ہی قوم میں سے ہماری ہی زبان بولنے والے ہوں گے۔ یعنی وہ لوگ ملک عرب اور عربی زبان کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہوں گے۔

قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ اِنْ اَدْرَکَنِیْ ذٰلِکَ۔

میں نے عرض کیا کہ وہ زمانہ آجائے تو آپ کا ہمارے لئے کیا حکم ہے؟

قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَھُمْ

فرمایا اس خطرناک حالت میں اور نازک زمانہ میں مسلمانوں کی الجماعۃ اور ان کے امام کو لازم پکڑو اور ان کے ساتھ منسلک ہو جاؤ۔

راوی کہتے ہیں پھر میں نے عرض کیا

فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَھُمْ جَمَاعَۃٌ وَّلَا اِمَامٌ

اگر اس وقت وہ الجماعۃ اور ان کا امام نظر نہ آئیں تو ہم کیا کریں۔

قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْکَ الْفِرَقَ کُلَّھَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَۃٍ حَتّٰی یُدْرِکَکَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰی ذٰلِکَ۔

اگر یہ بات ہے تو تم تمام فرقوں سے علیحدگی اختیار کرو اور کسی بھی فرقہ سے کوئی تعلق نہ رکھو حتیٰ کہ تمہیں جنگل میں درختوں کی جڑیں کھا کر گزارہ کرنا پڑے اور اسی حالت میں تمہیں موت آجائے۔

اس خطرناک اور ضلالت کن زمانہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق دنیا میں صرف ایک جماعت موجود ہے جس کا عالمگیر سطح پر ایک ہی امام ہے اور ایک ہی مرکز۔ وہ جماعت احمدیہ مسلمہ ہے جس کے بانی کا یہ دعویٰ ہے:

"اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائیگا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ مجھے اُس نے بھیجا ہے کہ تا میں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں۔ اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کروں۔" (مسیح ہندوستان میں ص ۱۳)

نیز فرماتے ہیں:-

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ اور یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ (الوصیت ص ۸)

پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ایسی جماعت پیدا فرمائی جو صحابہ کے رنگ میں رنگین ہے اور جو علمی اخلاقی اور روحانی اقدار کو زندہ کرنے والی اور تقویٰ و طہارت عبادت و ریاضت دیانت و امانت وغیرہ میں ممتاز اور یکتا ہے۔ کسی بھی قسم کی ملک دشمن سرگرمیوں اور فتنہ و فسادوں سے بالکل مبرا اور تمام فرقوں سے ایسی ممتاز ہے کہ اس کی امن پالیسی کا غیر بھی اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اب تک کی جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ناطق ہے۔

جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز اور اس کی عظیم الشان خصوصیت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات کے بعد اس جماعت میں مسلسل خلافت کا سلسلہ جاری ہے۔ آج اکناف عالم کے ۱۷۸ ممالک کے ۲۰ کروڑ کے قریب احمدی ایک ہی امام یعنی موجودہ خلیفۃ المسیح حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ عمرہ کی قیادت میں منظم اور مستحکم ہیں۔

موجودہ زمانہ میں باوجود اس کے کہ مسلمانوں کی بڑی بڑی تنظیمیں اور مضبوط حکومتیں بھی ہیں لیکن اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ عالمگیر اس مادی دنیا کے گوشہ گوشہ میں اسلام کی شان و شوکت اور عظمت اور تمکنت کے لئے ایک واجب الاطاعت امام کے پیچھے صف آراء ہے۔ اور مخالفت اور تمام طوفانوں پر غلبہ پاتے ہوئے اسلام کی عالمگیر فتح کی طرف جس کی بنیاد صرف امن و امان اور پیار و محبت کے ساتھ دلوں کو فتح کرنا ہے گامزن ہے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو واضح اشارہ تھا کہ آخری زمانہ میں جماعت المسلمین اور اُن کے امام کو قبول کیا جائے اور دیگر تمام فرقوں کو چھوڑ دیا جائے۔

لیکن ملاؤں اور ان کے ہمنواؤں نے اس حکم کو پس پشت ڈالتے ہوئے نہ صرف یہ کہ امام وقت کو اور آپ کے بعد قائم فرمودہ خلافت کو پہچاننے سے انکار کیا بلکہ اس جماعت کو صفحۂ ہستی سے ہی نیست و نابود کرنے کے لئے انتھک کوششیں کی جاتی رہیں۔ نام نہاد اسلامی حکومتوں کی سطح پر اس کے لئے مختلف منصوبے اور آرڈیننس وغیرہ پاس کر کے ان مسلمان حکمرانوں اور سربراہان ملت کہلانے والوں نے سمجھا تھا کہ اس جماعت کو چٹکی بجاتے ہوئے ختم کر سکتے ہیں لیکن ہوا کیا؟ جو بھی اس الٰہی جماعت کو مٹانے کا عزم لیکر کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ نے اسے ہی حرف غلط کی طرح مٹا دیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

خدا رُسوا کریگا تم کو میں اعزاز پاؤنگا
سنو اے منکرو! اب یہ کرامت آنے والی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی ایک نظم میں فرماتے ہیں:

تمہیں مٹانے کا زعم لے کر اٹھے ہیں جو آگ کے بگولے
خدا اُڑا دے گا خاک ان کی کریگا رُسوائے عام کہنا

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

زمین جب بھی ہوئی کربلا ہمارے لئے

تو آسماں سے اترا خدا ہمارے لئے
اُنہیں غرور کہ رکھتے ہیں طاقت وکثرت
ہمیں یہ ناز بہت ہے خدا ہمارے لئے

جماعت احمدیہ کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ وہ مختلف اقوام اور مذاہب کے درمیان پیار ومحبت رواداری ویگانگت پیدا کرنے کے لئے تمام پیشوایان مذاہب کی عزت واحترام قائم کرنے کی عالمگیر سطح پر کوشش کرتی ہے۔

ہمارا پیارا وطن بھارت ورش بے شمار مذاہب کا مسکن اور گہوارہ ہے ہم احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر مذہب مخلوق خدا کے ساتھ خواہ وہ جس مذہب وملت کے ساتھ تعلق رکھنے والی کیوں نہ ہو شفقت اور رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔ ہمارے عزیز وطن بھارت میں امن وشانتی اور باہمی رواداری کے قیام کے لئے پیشوایان مذاہب کی عزت واحترام کی اشد ضرورت ہے۔ چنانچہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

''یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش ہے اور صلحکاری کی بنیاد ڈالنے والا ہے اور خلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں (اوتاروں) کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں۔ یہی اصول ہے جو خدا نے ہمیں سکھایا ہے اور اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔''

حضرت شری کرشن جی مہاراج کے متعلق فرمایا:-

''راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں پائی نہیں جاتی جو اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا۔ جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ (لیکچر سیالکوٹ)

اسی اصول کے تحت ہم شری رام چند جی مہاراج شری بدھ وغیرہ بزرگوں کو بھی خدا کے سچے اوتار یقین کرتے ہیں۔ ہم احمدی جب ان اوتاروں کا نام لیتے ہیں تو ان کے لئے علیہ السلام کی دعا کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ان پر نازل ہوں۔

کسی نے سچ کہا ہے:

کرشن ہمارا ہے تو رام بھی ہمارا
مسلم ہم ہیں تو اسلام ہمارا
عیسیٰ پہ صدقے نانک پہ واری
یہی احمدیت کا پیغام ہمارا

میں یہاں یہ بات بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا میں جہاں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے وہاں ہر سال پیشوایان مذاہب کا جلسہ منعقد کر کے شری کشن جی مہاراج شری رام چند جی۔ شری گورونانک جی، شری یسوع مسیح اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امن بخش تعلیمات کی تبلیغ کی جاتی ہے۔

گویا کہ ہم احمدی ہندوؤں عیسائیوں سکھوں اور دیگر اہل مذاہب کی نمائندگی کرتے ہوئے اکناف عالم میں ان پیشوایان مذاہب کا پیغام پہنچانے میں کوشاں ہیں۔ یہ طرۂ امتیاز سوائے جماعت احمدیہ کے کسی کو بھی حاصل نہیں۔

جماعت احمدیہ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ دنیا میں جس جس ملک میں قائم ہے اس ملک کی حکومت کے ساتھ پوری وفاداری کرتی ہے۔ حب الوطن من الایمان کے فرمان نبوی کے مطابق اپنے وطن کے ساتھ خلوص نیت کے ساتھ محبت ووفاداری کرنا ہر احمدی اپنا اولین فریضہ سمجھتا ہے۔

جماعت احمدیہ کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے۔ احمدیت خالصۃً ایک مذہبی اور روحانی نظام ہے۔ وہ مذہب جو دنیا میں قرآن کے ذریعہ قائم ہوا اس کا نام خود خدا تعالیٰ نے اسلام رکھا ہے۔ اور اس کے ماننے والے مسلم کہلاتے ہیں جس کے معنی امن کے سچے علمبردار کے ہیں۔ اسلام اور مسلم کی تعریف اسی صورت میں کسی مسلمان پر صادق آسکتی ہے جبکہ اس کا وجود اپنی قوم سوسائٹی معاشرہ اور اپنے وطن کے لئے مجسم امن ہو۔

قرآن مجید اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پر حکمت تعلیم کی روشنی میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اپنے متبعین کو ہدایت فرمائی کہ:

خدا تعالیٰ نے جس گورنمنٹ کے ماتحت ہمیں کر دیا ہے اس کی فرمانبرداری کرنا ہمارا فرض ہے۔ (تبلیغ رسالت)

قرآن مجید نے پُر امن زندگی بسر کرنے کے لئے نہایت زرّیں اصول یہ بیان فرمایا کہ:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

ایک مؤمن اپنے ملک میں امن قائم رکھنے کے لئے حکومتِ وقت کی بھی اطاعت کرے اور اس کے ساتھ پوری وفاداری کرے۔ اور کسی بھی ایسی بغاوت اور ہنگامہ آرائیوں میں شامل نہ ہو جو حکومت کے لئے پریشانی کا موجب ہو۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ نونہالان جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو
باعثِ فکر و پریشانی حکام نہ ہو

احبابِ کرام! ملک کے حالات کتنے ہی نازک اور خطرناک کیوں نہ ہوں احمدیت کی طرف منسوب ہونے والوں کو کسی بھی قسم کے فتنہ وفساد اور بغاوت اور ملک دشمن سرگرمیوں میں حصہ لینے کی قطعاً اجازت نہیں۔

ہمارے پڑوسی ملک پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف بدنام زمانہ آرڈیننس پاس کر کے احمدیوں کی زندگی اجیرن کر دی گئی۔ احمدی مردوں عورتوں بچوں اور بزرگوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا۔ مسجدیں جلا ڈالی گئیں اور ان کی بے حرمتی کی گئی۔ ان کی جائیدادیں ضبط کر لی گئیں لیکن جماعت نے حکومت پاکستان کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کی اور نہ ہی کسی قسم کی بغاوت کی۔ ہر احمدی صبر وسکون کا مجسمہ بن کر اپنے غم وہم کو یہ کہہ کر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیا کہ:-

اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ

یعنی میں اپنا تمام ہم وغم اور حزن وملال اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کرتا ہوں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

ہماری جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اسلام کی تعلیم کی روشنی میں جس حکومت میں بھی کوئی شخص رہے اس حکومت کا اسے وفادار رہنا چاہئے۔ یہ خیال کرنا کہ ہندوستان اور پاکستان کے احمدیوں کی اپنی اپنی حکومت سے وفاداری صرف اس وقت ہوگی جب تک امام جماعت ان کو ایسا کرنے کا حکم دیتا ہے اول درجہ کی حماقت اور بے وقوفی ہے۔ حکومت وقت کی وفاداری ہمارے نزدیک قرآن مجید کا حکم ہے۔ اور قرآن مجید ہمارے نزدیک خدا تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اور کوئی خلیفہ یہ حق نہیں رکھتا کہ وہ اس حکم کو بدل دے۔ (الفضل ۵؍اپریل ۴۹ء)

احباب کرام! حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی وفات سے صرف ایک روز قبل ایک کتاب پیغام صلح تصنیف فرمائی۔ اس کے ذریعہ ہندوستان میں بسنے والی اقوام وملل کو اتحاد واتفاق کی دعوت دیتے ہوئے اس ملک کو آئندہ پیش آنے والی آفات سماوی وارضی سے متنبہ کرتے ہوئے اس سے بچنے کا بھی طریقہ بتایا۔ آپ فرماتے ہیں:

''اے سامعین! ہم سب کیا مسلمان اور کیا ہندو باوجود صدہا اختلافات کے اس خدا پر ایمان لانے میں شریک ہیں جو دنیا کا خالق ومالک ہے۔ اور ایسا ہی ہم سب انسان کے نام میں بھی شراکت رکھتے ہیں۔ یعنی ہم سب انسان کہلاتے ہیں اور ایسا ہی بباعث ایک ملک کے باشندہ ہونے کے ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔ اس لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں۔ اور دین ودنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کے اعضاء بن جائیں۔

جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے۔

لہٰذا اب کینوں کو چھوڑ کر محبت میں ترقی کرنا زیبا ہے۔ اور بے مہری کو چھوڑ کر ہمدردی اختیار کرنا آپ کی عقلمندی کے مناسب حال ہے۔

ایسے نازک وقت میں راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے جب کہ دونوں کو صلح کی بہت ضرورت ہے ...... جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئیگی اور بُرے کاموں سے توبہ نہیں کریگی تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا ابھی بس نہیں کریگی دوسری بلا ظاہر ہو جائیگی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیری مصیبتوں کے بیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔

سو اے ہم وطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آویں ہوشیار ہو جاؤ۔ اور چاہئے کہ ہندو مسلمان باہم صلح کر لیں ...... ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہوگا۔''

لیکن افسوس صد افسوس وقت کے اس امام کی آواز پر کسی نے کان نہیں دھرا! جس کا خمیازہ آئے دن ہمارے پیارے وطن ہندوستان کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس پیغام صلح کے اجراء کے چالیس سال بعد اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک اخبار فرنٹیر میل ۱۲؍دسمبر ۴۸ء لکھتا ہے:

''جماعت احمدیہ مسلمانوں میں ایک ترقی پسند جماعت ہے۔ جملہ مذاہب کے ساتھ رواداری اس کی بنیادی تعلیم میں شامل ہے۔ تمام پیشوایان مذاہب کی عزت وتکریم کرتے ہوئے احمدیوں نے ان کی تعلیمات کو اپنی مذہبی کتابوں میں شامل کیا ہے۔

چالیس برس پہلے یعنی اس وقت جب مہاتما گاندھی ابھی ہندوستان کے اُفقِ سیاست پر نمودار نہیں ہوئے تھے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۸۸۹ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرما کر اپنی تجاویز رسالہ پیغام صلح کی شکل میں ظاہر فرمائیں۔ جن پر عمل کرنے سے ملک کی مختلف قوموں کے درمیاں اتحاد اتفاق اور محبت اور مفاہمت پیدا ہوتی ہے۔ آپ کی یہ شدید خواہش تھی کہ لوگوں میں رواداری اخوت اور محبت کی روح پیدا ہو۔ بلاشبہ آپ کی شخصیت لائق صد تحسین اور قابل قدر ہے۔ کہ آپ کی روحانی آنکھ نے مستقبل بعید کے کثیف پردے میں سے دیکھا اور صحیح راستے کی طرف رہنمائی فرمائی۔ اگر لوگ اپنی خود غرضی اور غلط لیڈر شپ کی وجہ سے اس سیدھے راستہ کو نہ دیکھ سکے تو یہ ان کی اپنی غلطی تھی۔ اور نفرت اور حقارت کے جو کھیت انہوں نے بوئے تھے ان کی فصل کاٹنے کے وہ ضرور مستحق ہیں۔''

اب بھی وقت ہے کہ اس پُر آشوب زمانہ میں اور بدامنی اور غیر اطمنانی کے اس گھناؤنے ماحول میں دائمی امن اور پیار ومحبت اور اخوت اور مذہبی رواداری کے قیام کے لئے اس صلح کے پیغام کی طرف توجہ دی جائے جس کی طرف اس زمانہ کے مامور مرسل نے دنیا کو دعوت دی تھی۔

احباب کرام! جماعت احمدیہ کی بہت ساری خصوصیات میں سے چند ایک ہی آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اسی امن وامان اور عالمگیر اتحاد واتفاق اور اجتماعیت کی طرف ہم تمام دنیا کو دعوت دیتے ہیں کہ ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
تشنہ بیٹھے ہو کنار جوئے شیریں حیف ہے
سرزمین ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

☆☆☆

درخواست دعا :: پاکستان کے جملہ اسیران راہ مولیٰ کی رہائی کے لئے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے باعزت بری ہونے کے جلد سامان مہیا کرے اور سب کا حافظ وناصر ہو۔

دورِ خلافتِ رابعہ سے متعلق
میری حسین یادیں

—((قسط:4))—

مجھے ہمیشہ اس بات کا فخر رہے گا کہ میرے طالب علمی کے دور میں آپ نے مجھ پر انتہائی اعتماد کرتے ہوئے ایک اہم قومی خدمت کے لئے مجھے چنا

میں 1967 سے 1969 تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں فزکس اور ریاضی کا طالب علم تھا اور فضل عمر ہوسٹل میں میرا بسیرا تھا۔ ہم نے علماء کرام کی تقاریر سے استفادہ کا پروگرام بنایا۔ دیگر علماء کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بھی تشریف لائے آپ کا خطاب مغرب اور عشاء کے درمیان تھا ایک نماز آپ نے خود پڑھائی اور دوسری نماز آپ نے مجھے پڑھانے کا ارشاد فرمایا۔ آپ کا مبتدیوں کی حوصلہ افزائی کا یہ انداز مجھے بہت بھلا لگا۔ اس موقع پر آپ نے ہمارے ساتھ رات کا کھانا بھی تناول فرمایا۔☆

ایک روز جمعہ کی نماز کے بعد ہم آپ کی رہائش گاہ پر جا وارد ہوئے۔ آپ نے بڑی خوشی سے ہمیں اپنی بیٹھک میں بٹھایا، اندرون خانہ تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر میں ہی رنگ برنگی ٹرالی ہماری لطافت طبع کے لئے لے آئے جو مٹھائیوں سے بھری پلیٹوں سے لدی تھی۔☆

ربوہ میں کم از کم ایک جلسہ سالانہ پر آپ کے ساتھ لنگر خانہ میں کام کرنے کا موقع مجھے اچھی طرح یاد ہے آپ خشک مزاج نہیں تھے۔ بہت خوش اخلاق تھے اور بذلہ سنج اور پر مذاق بھی۔ ایک شام ہنسی مذاق کی باتیں چل پڑیں تو آپ نے بھی اس میں حصہ لیا اور کچھ مذاق کی باتیں سنائیں۔☆

مجھے ہمیشہ اس بات کا فخر رہے گا کہ میرے طالب علمی کے دور میں آپ نے مجھ پر انتہائی اعتماد کرتے ہوئے ایک اہم قومی خدمت کے لئے مجھے چنا اور مجھے اپنے ہاتھ سے لکھ کر معززین تک پہنچانے کے لئے پیغامات دئے جو میں نے شہر بشہر جا کر خاطر خواہ طور پر پہنچائے اور تقریباً آدھے ملک کے سفر سے واپسی کے بعد میں نے جو رپورٹ پیش کی آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔☆

میں لاہور میں پنجاب یونیورسٹی میں پڑھتا تھا آپ ایک دفعہ لاہور تشریف لائے تو مجھے ملنے کے لئے بلایا اسی روز آپ نے نئی کار سن بیم (Sunbeam) خریدی تھی ایک احمدی طالب علم لیڈر بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ہمیں ان کی نئی کار کی سواری کی برکت بھی میسر آئی۔ مختلف معاملات پر گفتگو فرماتے رہے اور شام کو بجائے اس کے کہ ضروری باتوں کے بعد ہمیں خدا حافظ کہہ دیتے آپ ہمیں رات کے کھانے کے لئے 'شیزان' لے گئے باورچی کو بلایا اور اپنی پسندیدہ روٹی بنا کر لانے کا ارشاد فرمایا جو اپنے مزے اور ساخت میں منفرد تھی۔☆

مسند خلافت پر متمکن ہونے سے قبل آپ امریکہ تشریف لائے آپ کے سان فرانسسکو قیام کے دوران میں مجھے بھی آپ کو اپنی کار میں ادھر ادھر لیجانے کا موقع میسر آیا الحمد للہ۔ میں تھوڑا عرصہ پہلے ہی افریقہ سے آیا تھا ایک روز مجھ سے وہاں کے حالات دریافت فرمائے اور بتایا کہ انہیں ایسی باتوں کے جاننے کی ضرورت ہے کیونکہ انہیں کبھی کبھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تحریک جدید کے کام بھی دے دیتے ہیں۔☆

ابھی آپ خلیفہ کے منصب پر سرفراز نہیں ہوئے تھے کہ 1982 میں میرا ربوہ جانا ہوا۔ آپ نے مجھے مسجد مبارک میں دیکھا تو بڑی چاہت سے ملے اور وقف جدید کے دفتر میں آکر ملنے کو کہا۔ ملاقات کافی دیر تک جاری رہی اور آپ نے بہت سے معاملات پر گفتگو فرمائی مثلاً آڈیو ٹیپوں کا انقلاب ایران میں اہم کردار اور ان کو پیغام حق کے پہنچانے میں کیسے بخوبی استعمال کیا جا سکتا ہے۔☆

آپ کے خطوط خشک اور مطلب سے مطلب رکھنے والے نہیں ہوتے تھے بلکہ ان میں ذاتی دلچسپی، ہمدردی اور دوستی رچی بسی ہوتی تھی۔ تبلیغ کے ذکر پر ایک بار تحریر فرمایا۔ مجھ کو اس سے بڑی خوشی کیا ہو سکتی ہے کہ ہر احمدی مبلغ بن جائے اور سعید روحوں کو احمدیت کے جھنڈے تلے لانا شروع کر دے۔ میں نے ایک خط میں باسنین مہاجرین سے رابطے کا ذکر کیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے نامہ ملا ان لوگوں سے رابطے بڑھائیں اور تعلق قائم کریں لیکن ان کو کھل کر بتا دیں کہ ہم کون لوگ ہیں۔☆

رسالہ ''النحل'' اور ''مسلم سن رائز'' ملنے پر خوشنودی کا اظہار فرماتے۔ میں کوئی ماہر فوٹوگرافر نہیں لیکن میری لی ہوئی ایک تصویر کو النحل کے سرورق پر سجا دیکھ ایسا پسند فرمایا کہ اس کا نیگیٹو طلب فرمایا۔☆

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دور خلافت میں کئی دفعہ امریکہ کا دورہ فرمایا اور امریکہ تشریف لانے والے آپ دوسرے خلیفہ تھے اپنے ایک دورے میں آپ نے وینکوور (Vancouver) کینیڈا جاتے ہوئے راستے میں سیاٹل (Seattle) امریکہ میں قیام فرمایا۔ شام کو وقت کم رہ گیا تھا۔ شمع کے گرد پروانوں کا ہجوم تھا اور سوال یہ تھا کہ محفل سوال و جواب ہو یا ملاقاتیں۔ آپ نے مجھے فیصلے کا اختیار دے دیا۔ میں نے تشنہ دلوں کے پرشوق چہروں پہ نظر ڈالی، عورتوں اور بچوں کا سوچا کہ خدا جانے انہیں ملنے کا دوبارہ کب موقع ملے اور ملاقات کے حق میں اپنی رائے آپ کی خدمت میں عرض کر دی جسے آپ نے وقت کی پابندی کی شرط کے ساتھ قبول فرما لیا۔ تصویریں لینے کے لئے کیمروں اور فلم کا انتظام، عشاق کی فہرستیں بنانے کا انصرام، ملاقات کے کمرے کی تیاری، کس کی پہلے اور کس کی بعد میں باری، یہ سارے کام بہت سارے دوستوں کی توجہ اور فوری پیشکش اور بروقت عملی اقدام سے سرانجام پائے۔ اس روز ملاقات کا ہو جانا اس علاقے کے احباب اور دوستوں کے لئے آپ کے ساتھ تصویروں کی صورت میں آپ کی ایک ابدی یادگار چھوڑ گیا کیونکہ اس مردِ حق کا اس شہر میں دوبارہ آنا نہ ہو سکا۔☆☆

(سید ساجد احمد بوآئزی، آئڈاہو، امریکہ)

قادیان دار الامان میں
سیرۃ النبیؐ اور یوم خلافت کے جلسوں کا انعقاد

لوکل انجمن قادیان دار الامان کے تحت مورخہ 15 مئی کو مسجد اقصیٰ میں مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل درویش کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت مکرم اسلم احمد خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم مولوی مظفر احمد نفضل صاحب نے پڑھی۔ دوران جلسہ مکرم رضوان احمد صاحب اور مکرم محمود احمد صاحب نے بھی نظم پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ پہلی تقریر مکرم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محسن انسانیت'' کے عنوان سے کی۔ دوسری تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے ''سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تربیت اولاد کی روشنی میں'' کے عنوان سے کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔☆

اسی طرح مورخہ 27 مئی 03 کو جلسہ یوم خلافت کا انعقاد مسجد اقصیٰ میں ہی مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد برائے تعلیم القرآن و وقف عارضی ہوا۔ تلاوت مکرم احمد خیر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے کی جس کا ترجمہ مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی نے پڑھ کر سنایا۔ نظم مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر درویش نے سنائی۔ پہلی تقریر ''جماعت احمدیہ میں خلافت کا قیام اور اس کی اہمیت و ضرورت'' کے عنوان پر مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے کی دوسری تقریر مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم نائب ناظر نشر و اشاعت کی ہوئی آپ کا عنوان تھا ''خلافت رابعہ کی برکات''۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(رشید الدین پاشا صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

☆☆☆

تقریب شادی

خاکسار کے بیٹے مکرم مبارک احمد صاحب کی تقریب شادی مورخہ 11/3/03 بعد نماز عشاء بحرین میں عمل میں آئی۔ اس موقع پر بحرین میں موجود حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے تقریب میں بنفس نفیس شرکت فرما کر دعا کرائی۔ قبل ازیں عزیزم مبارک احمد صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ وسیمہ صدیق صاحبہ بنت مکرم یوسف صدیق صاحب آف بحرین جو کہ مکرم ابو بکر صدیق صاحب آف جدہ کے پوتے ہیں کے ساتھ مسجد مبارک قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے کیا تھا۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے اعانت بدر 200 روپے۔

(حاجی منظور احمد درویش قادیان)

امتحان دینی نصاب مجلس اطفال الاحمدیہ

تمام قائدین و ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ وہ دینی نصاب کے مطابق اطفال کی تیاری کروائیں۔ امتحان ۱۷ اگست ۲۰۰۳ کو ہوگا۔ انشاء اللہ

(مہتمم اطفال)

آپ کی دعاؤں سے گھر بن رہا ہے کسی کا۔

چھ سال قبل میری ماں مجھے ساتھ لے کر جماعت احمدیہ کیرنگ آگئی وہاں ہمارا تعارف جماعت احمدیہ سے ہوا۔ ہم دونوں نے بیعت کر لی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔ بعد ازاں میری بہن کا بیٹا بھی میری والدہ کے پاس آکر رہنے لگا میں جامعہ احمدیہ میں پڑھنے قادیان آگیا اور میری ماں کیرنگ گاؤں میں احمدی بھائیوں کے ساتھ رہنے لگی حضور کی خدمت میں دعاؤں کی غرض سے خط لکھتا تھا۔ اللہ کا کرم ایسا ہوا کہ حضور انور کی دعاؤں سے جماعت احمدیہ کیرنگ کی طرف سے ہمیں زمین کا ایک ٹکڑا دیا گیا اور اس پر گھر بنانے کا کام بھی جماعت کر رہی ہے حضور انور کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے ہماری مشکل کشائی کی الحمد للہ علیٰ ذالک (فقیر الدین کھان متعلم جامعہ احمدیہ)

بدر میں اشتہار دے کر
اپنے کاروبار کو فروغ دیں

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بھارت کی مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے اپنے ہاں شاندار رنگ میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ منعقد کئے اور اپنی تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بھجوائی ہیں نہایت اختصار سے انکا خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے۔

شموگہ (کرناٹک) ۱۷ مئی کو جماعت احمدیہ شموگہ نے زیر صدارت محترم عبدالغنی احمد صاحب اشرف جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مکرم میاں ابرار حسین صاحب عبد الرشید سہیل صاحب۔ شیخ مبین صاحب سید منان احمد صاحب قائد مجلس مولوی شکر اللہ صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔
(سید شکر اللہ مبلغ سلسلہ)

تالبرکوٹ (اڑیسہ) ۱۵ مئی کو مکرم پیرو خان صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا مکرم منصور علی خان صاحب نعیم خان صاحب۔ اور خاکسار نے تقریر کی۔ (غلام حیدر خان معلم وقف جدید)

پاکوڑ (جھارکھنڈ) ۱۵ مئی کو مکرم محمود احمد صاحب ایڈوکیٹ کے مکان پر مکرم قربان احمد صاحب کی زیر صدارت جماعت احمدیہ پاکوڑ نے جلسہ کیا۔ مستورات کا بھی علیحدہ انتظام تھا۔ احمدی و غیر احمدی مردوزن نے شرکت کی۔ جلسہ میں مکرم میاں عبداللطیف صاحب معلم۔ عبدالمومن صاحب۔ محمود احمد صاحب مالک مکان اور خاکسار نے تقریر کی حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (نصیب احمد معلم پاکوڑ)

بسنہ (چھتیس گڑھ) جماعت احمدیہ بسنہ پردانے پہلی مرتبہ جلسہ سیرۃ النبی ۱۵ مئی کو زیر صدارت مکرم ظہور حسین دانی صاحب منعقد کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم میاں انیس دانی صاحب۔ منیر الدین شاہ صاحب۔ منور دانی صاحب۔ قمر الدین شاہ صاحب۔ طاہر احمد صاحب۔ ڈاکٹر افضل خان صاحب اور خاکسار ڈاکٹر نظام الدین شاہ صاحب نائب صدر اور محترم صدر اجلاس نے تقریر کی ۵۰ سے زائد نو مبائعین مردوزن نے شرکت کی سب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔
(حلیم احمد مبلغ سلسلہ و سرکل انچارج بسنہ)

دیودرگ (کرناٹک) مسجد احمدیہ دیودرگ میں ۱۴ مئی کو زیر صدارت خاکسار محمد خواجہ حسین صدر جماعت احمدیہ دیودرگ جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم میاں مولوی ایم اے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ و سرکل انچارج محمد حافظ اسماعیل صاحب۔ عبدالرحیم صاحب معلم۔ سعید احمد نور صاحب۔ ناصر احمد نور صاحب نگران اعلیٰ سرکل دیودرگ، عزیز سعادت احمد مستقیم نے تقریر کی حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (صدر جماعت احمدیہ)

ساگر (کرناٹک) جماعت احمدیہ ساگر نے ۲۳ مئی کو زیر صدارت مکرم عبدالحمید شریف صاحب جلسہ منعقد کیا۔ جسمیں مہمان خصوصی مکرم عبدالرشید صاحب آف سورب کے علاوہ مکرم میاں فاروق احمد صاحب۔ وسیم احمد صاحب۔ ندیم احمد شریف صاحب۔ طاہر احمد شریف صاحب مفصل احمد شریف صاحب۔ اور تین اطفال کے علاوہ خاکسار نے تقریر کی۔ (حاجی جمال الدین صدر جماعت ساگر)

نونہ مٹی (کشمیر) جماعت احمدیہ نونہ مٹی نے ۱۵ مئی کو زیر صدارت مکرم راجہ یار محمد خان صاحب جلسہ کیا جسمیں مکرم میاں راجہ نسیم احمد خان صاحب، راجہ جمشید طاہر احمد خان صاحب۔ راجہ محبوب احمد خان قائد مجلس اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ کثیر تعداد میں مردوزن نے شرکت کی۔
(محمد الطاف حسین معلم نونہ مٹی)

مونگھیر (بہار) جماعت احمدیہ مونگھیر نے ۱۵ مئی کو زیر صدارت مکرم اختر حسین صاحب جلسہ کیا جسمیں مکرم میاں ریاض الہدیٰ صاحب۔ عبدالرحمٰن صاحب۔ مولوی محمد اسماعیل خان صاحب مبلغ سلسلہ بھاگلپور اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ ۱۰۰ کے قریب مردوزن شامل ہوئے جس میں اکثریت غیر احمدیوں کی تھی۔ آخر پر شیرینی تقسیم کی گئی (دیدار الحق معلم)

گینٹوک (سکم) دارالتبلیغ گینٹوک میں ۱۵ مئی کو زیر صدارت مکرم ناصر احمد شاہ صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم میاں محمد نور عالم معلم سلسلہ۔ راجیش احمد۔ آسنگ احمد۔ سرن احمد۔ اردن احمد۔ وسیم احمد شاہ۔ اور خاکسار نے تقریر کی۔ جملہ افراد جماعت نے جلسہ میں شرکت کی۔ آخر پر سب کی تواضع کی گئی۔ (سید نعیم احمد مبلغ انچارج سکم)

کانپور (یوپی) 15 مئی کو کانپور میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی کامیاب ہوا پریس کانفرنس بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی کامیاب رہی ہندی، انگریزی شہر کے سبھی اخباروں میں ہماری بات تفصیل سے شائع ہوئی۔ مرکزی نمائندے مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم و مکرم محمد نسیم خاں صاحب نے جلسہ کو بہترین رنگ میں خطاب کیا جلسہ میں غیر از جماعت ہندو و نومبائعین نے بھی شرکت کی۔ کانپور کے ایک گوردوارہ میں ہونے والی مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم کی تقریر کو سکھوں نے بہت سراہا اور خوشی کا اظہار کیا۔

کانپور شہر میں ہماری تبلیغی تربیتی سرگرمیاں دیکھتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے کانپور میں قادیانیت کے خلاف سہ روزہ ختم نبوت تربیتی کیمپ منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا ہے دشمنوں کے ہر شر سے ہر طرح محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (صدر جماعت احمدیہ کانپور)

تحریک جدید ایک مستقل تحریک ہے

تحریک جدید کو پہلے تین سال کیلئے جاری کیا گیا پھر اسے دس سال تک ممتد کیا گیا اور پھر ۱۹ سال کے بعد اسے مستقل کر دیا گیا اور ہر احمدی کیلئے ضروری قرار دیا گیا کہ وہ اسمیں حصہ لے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بانی تحریک جدید فرماتے ہیں۔

''ہر احمدی فیصلہ کرے کہ اس نے بہر حال اس تحریک میں حصہ لینا ہے۔ حتیٰ کہ کوئی جماعت بھی ایسی نہ ہو جسکے سارے کے سارے افراد تحریک جدید میں شامل نہ ہوں''۔

اس ارشاد بابرکت کی روشنی میں افرادِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ چندہ تحریک جدید میں حصہ لیکر مالی قربانی میں شامل ہوں اور جنہوں نے حصہ لیا ہوا ہے وہ اپنے وعدہ میں پہلے کی نسبت اضافہ فرمائیں۔ امراء' صدر صاحبان' سیکرٹری صاحبان' معلمین اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں اس بابرکت چندہ کو مستحکم کرنے میں سعی فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (وکیل المال تحریک جدید بھارت)

مکرم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب کا ذکر خیر

جیسا کہ احباب جماعت کو قبل ازیں اطلاع مل چکی ہے کہ مکرم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب بقضائے الٰہی 3 مارچ 2003ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے صوبائی امیر کیرلہ کی حیثیت سے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ اور وفات کے وقت آپ صدر جماعت احمدیہ منٹور اور نائب امیر صوبائی کیرلہ کی حیثیت سے خدمات بجالا رہے تھے۔

مرحوم خدمت خلق کا بے حد شوق رکھتے تھے۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں بلا امتیاز خدمت بجالانے کے باعث ہر دل عزیز تھے۔ جب سرکاری ملازمت کے دوران آپکا آبائی وطن منٹور سے تبادلہ کا فیصلہ ہوا تو وہاں کے عوام کے اصرار پر آپ نے سرکاری ملازمت چھوڑ دی۔ اور وہیں پر عوام کی خدمت کیلئے اپنا ہسپتال بنایا۔ جو آج فیروز ہسپتال کے نام سے خدمت انسانیت بجالا رہا ہے۔ آپ کی بہترین یادگار ہے۔

اسی طرح منٹور میں احمدیہ مسجد کی تعمیر اور کڈالی میں قبرستان کیلئے زمین کی فراہمی وغیرہ آپ کے نمایاں کاموں میں سے ہے۔ آپ غیر معمولی مصروفیت کے باوجود جماعتی کاموں کیلئے وقت دیتے اور بے دریغ پیسہ بھی خرچ کرتے تھے۔ قادیان سے آپکا جسمانی و روحانی گہرا تعلق تھا آپ مکرم فخر الدین صاحب مالاباری درویش مرحوم کے نواسے تھے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے نیز پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ (منیر احمد مالاباری ساکن قادیان)

اعلان نکاح

• مورخہ 17 مئی 2003 کو مکرم مظفر احمد صاحب ظفر نگران دعوت الی اللہ راجستھان نے عزیزہ شازیہ صاحبہ بنت مکرم انور احمد صاحب حال مقیم ممبئی کا نکاح ہمراہ عزیز شاہد احمد ابن مکرم عبد الخالق صاحب آف مراد آباد یوپی تیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (حافظ طاہر احمد احمدیہ مسلم مشن امروہہ)

• مکرم تنسیم مبارک خان ابن مکرم مبارک احمد خان صاحب آف چک ایریچھ کشمیر کا نکاح مکرمہ ناہیدہ حمید بنت مکرم عبد الحمید لون صاحب کے ساتھ مورخہ 16 مئی 2003 کو مکرم مولوی مقبول احمد صاحب خادم سلسلہ چک ایریچھ کشمیر نے ایک لاکھ روپے حق مہر پر جامعہ مسجد چک ایریچھ میں بعد نماز جمعہ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کیلئے یہ نکاح مبارک کرے۔
(ظہور احمد خان متعلم جامعۃ الاحمدیہ قادیان)

• مورخہ 7.3.03 کو خاکسار نے مسجد احمدیہ آسنور میں عزیزہ شیرین ترنم بنت مکرم رفیق احمد صاحب ڈار ساکن آسنور کشمیر کا نکاح ہمراہ عزیز عطاء السلام ابن مکرم عبد الشکور وانی صاحب ساکن آسنور بیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اس رشتے کے فریقین کیلئے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید ناصر احمد ندیم، خادم سلسلہ احمدیہ آسنور کشمیر)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو بتاریخ 4.1.03 دوسرے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام صباح الدین قمر رکھا گیا ہے۔ عزیز مکرم حافظ اللہ دین صاحب درویش مرحوم قادیان کا پوتا اور مکرم حمید الدین صاحب آف شاہجہانپور کا نواسہ ہے۔ زچہ بچہ کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (نصیر الدین حافظ معلم ہریانہ)

ملکی رپورٹیں

یمنا نگر زون (ہریانہ) کی مساعی

یمنا نگر زون کے چار مقامات پر ہمارے مبلغین و معلمین تعلیم و تربیت کے کام کر رہے ہیں مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کھرودی میں تعلیمی کلاس لگا رہے ہیں۔ مکرم فیاض احمد صاحب جندھیڑی میں تعلیم کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ شام کو کلاس لگاتے ہیں۔ خاکسار یمنا نگر میں جمعہ کے دن کلاس لگاتا ہے مکرم بشارت احمد صاحب مکرم ایمان احمد صاحب۔ دھرہ دون میں تین مقامات پر تعلیم کا کام کر رہے ہیں۔ تمام مقامات پر نماز جمعہ باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے۔ (آمین) (منیر احمد خان زونل انچارج یمنا نگر زون)

ہماچل میں فری میڈیکل کیمپ

صوبہ ہماچل کی مندرجہ ذیل جماعتوں کا تربیتی دورہ کیا گیا جماعت احمدیہ پنجاور۔ بڑھیڑہ۔ الوہ۔ ناورن۔ پیرہ۔ جندو۔ ڈنگولی۔ بسولی۔ چاٹہ۔ خاجن۔ ڈنگوہ۔ ان جماعتوں میں ۸ عدد مجالس سوال و جواب منعقد کی گئیں۔ جن میں نومبائعین کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں نے بھی شرکت کی۔ خاجن اور پیرو جماعت میں تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔

ضلع اونہ (ہماچل) کے بمقام ماؤں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تین بار دو دو یوم کا فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں قادیان سے ڈاکٹر صاحبان نے تشریف لا کر خدمت سرانجام دی۔ یہ میڈیکل کیمپ مکرم سوامی فقیر چند صاحب کی دعوت پر ان کے ہسپتال کی بلڈنگ میں لگایا گیا جس سے سینکڑوں افراد کو فائدہ پہنچا اور جماعت احمدیہ کا تعارف ہوا۔ مورخہ 10.2.03 کو اسی ہسپتال کے افتتاح کے موقعہ پر مکرم تنویر احمد صاحب خادم نے اسلام اور خدمت انسانیت کے موضوع پر تقریر کی جس پر بعض معزز غیر مسلم دوستوں نے سپیکر پر جماعت احمدیہ کی بہت موثر رنگ میں تعریف کی اس طرح سینکڑوں گھروں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

رایلا سیما (آندھرا) کی تبلیغی و تربیتی مساعی

بفضلہ تعالیٰ گذشتہ ایک سال سے صوبہ آندھرا علاقہ رایلا سیما میں مکرم صوبائی امیر صاحب آندھرا پردیش کے زیر نگرانی تبلیغی و تربیتی مساعی جاری ہیں۔ ڈیڑھ سال قبل مکرم مولوی جعفر خان صاحب اور مولوی پی ایم رشید صاحب کی کوششوں سے علاقہ رایلا سیما ضلع کرنول میں دو گاؤں کے افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے تھے مکرم شیخ ریاض احمد صاحب معلم وقف جدید بیرون نے محنت کے ساتھ ان کی تعلیم و تربیت کا کام کیا یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس ضلع میں تبلیغی جماعت والوں کا بہت زور ہے جب ان کو معلوم ہوا کہ اس علاقہ میں بھی جماعت احمدیہ کا پودا لگایا گیا ہے اور تعلیم و تربیت کا کام بھی جاری ہے تو اولین فرصت میں بعض مولوی غنڈوں کے ہمراہ ہمارے معلم صاحب کے پاس آئے اور دھمکی دی کہ فوراً یہاں سے نکل جاؤ ورنہ ہم تجھے قتل کریں گے۔ لیکن خدا کے فضل سے سارے گاؤں والے ہمارے ساتھ تھے اس لئے اُن مولویوں کو جواب دیکر واپس بھجوا دیا اس طرح وہ لوگ ہمیں وہاں سے نکالنے میں ناکام ہو گئے۔ گذشتہ سال خاکسار کی تقرری بھی اسی علاقہ میں ہوئی تھی۔ خاکسار اور معلم صاحب موصوف دونوں دو الگ الگ جماعتوں میں تعلیم و تربیت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے ارد گرد کے دیہاتوں میں جا کر تبلیغ بھی کرتے رہے دوسری طرف تبلیغی جماعت والے اپنی مساعی کو تیز تر کر کے گاؤں گاؤں جا کر جماعت احمدیہ کے خلاف لوگوں کو ورغلاتے رہے کہ قادیانی لوگ کافر ہیں (نعوذ باللہ) اُن کو گاؤں کے اندر آنے نہیں دینا۔ اور اُن سے تعلیم نہیں لینا۔ اس طرح مخالفین نے ہماری تبلیغ میں مشکلات پیدا کر دیں خدا کے فضل سے اس ضلع کرنول میں دو جماعتوں میں تعلیم و تربیت و تبلیغ کا کام جاری ہے۔

ان نامساعد حالات کے باوجود خاکسار اور معلم صاحب موصوف کو ریلا سیما کے دوسرے ضلع انت پور میں بھی جماعتِ احمدیہ کا پودا لگانے کی سعادت نصیب ہوئی ہے ضلع انت پور جو کہ حیدر آباد سے تقریباً 350 کلو میٹر اور بلاری سے 120 کلو میٹر دوری پر واقع ہے اس علاقہ میں اہل سنت والجماعت کا بہت زور ہے نیز یہاں کے مسلمان ہر قسم کے شرک و بدعت میں ملوث ہیں اس ضلع میں دو گاؤں کے احباب بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ خاکسار ان دو جماعتوں میں گذشتہ چھ مہینوں سے تعلیم و تربیت کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ آخر میں تمام احباب جماعت سے نومبائعین کی استقامت اور تمام خدامِ دین کے مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (شبیر احمد یعقوب مبلغ سلسلہ آندھرا پردیش)

مانوتا مندر ہوشیار پور کے تعاون سے بیساکھی میلہ میں

جماعت احمدیہ کی خدمات

میڈیکل کیمپ:۔ احمدیہ مسلم جماعت قادیان کی طرف سے شرکائے جلسہ کیلئے تینوں دن ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک میڈیکل کیمپ لگایا گیا ہر دو کیمپ سے ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے استفادہ کیا۔ 12.4.03 کو مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب قادیان نے ڈاکٹر خصوصی کے طور پر ایلوپیتھک ڈاکٹر کی حیثیت سے مریضوں کا بڑے ہی خلوص و انہماک کے ساتھ معائنہ کیا اور دوائیں دیں۔ معاون ڈاکٹر کے طور پر مکرم ڈاکٹر دلاور خان صاحب اور مکرم محمد ہادی صاحب نے بھرپور تعاون کیا جبکہ ہومیوپیتھک دواؤں کیلئے ڈاکٹر محترمہ عطیۃ القدوس صاحبہ نے مریضوں کا معائنہ کیا اور دوائیں دیں۔ معاون کے طور پر محترمہ امۃ الاعلیٰ صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب نے بھرپور حصہ لیا۔

دوسرے دن یعنی 13.4.03 کو پھر ہر دو کیمپ نے صبح دس بجے سے اپنا کام شروع کیا۔ اس روز ایلوپیتھک ڈاکٹر خصوصی کے طور پر مکرم ڈاکٹر عبد الحفیظ صاحب M.B.B.S قادیان نے حصہ لیکر مریضوں کا معائنہ کیا۔ معاون کے طور پر پہلے دن کے دونوں صاحبوں نے ہاتھ بٹایا جبکہ ہومیوپیتھک کیمپ کیلئے پہلے ہی دن کے دونوں خاتون ڈاکٹر صاحبان نے مریضوں کا معائنہ کیا۔

جلسہ کے آخری دن یعنی 14.4.03 کو لوگوں کے ہومیوپیتھک کی طرف زیادہ لگاؤ اور رجحان کی وجہ سے صرف ہومیوپیتھک کیمپ لگایا گیا۔ آج کی خصوصی ڈاکٹر محترمہ منصوریٰ طارق صاحبہ زوجہ مکرم رشید احمد صاحب طارق شعبہ ایم ٹی اے نے مریضوں کا توجہ سے معائنہ کیا اور دوائیں دیں۔ واضح ہو کہ ہومیوکیمپ میں تینوں دن بطور معاونین مکرم مولوی رفیق احمد صاحب مبلغ ندون ہماچل اور مکرم فضل الٰہی صاحب قادیان کا بھرپور تعاون رہا۔

آج جماعت احمدیہ قادیان ہی واحد جماعت ہے جو صحیح رنگ میں انسانیت کی خدمت کر رہی ہے

مقررین حضرات، مانوتا مندر ہوشیار پور کے اعلیٰ کمان سوامی شونیو جی مہاراج نے دیگر مقررین کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ قادیان کے مقررین کو بھی مدعو کیا جس میں 13.4.03 کو بطور مقرر مکرم مولانا کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون اور مکرم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل نے شرکت کی۔ پہلی تقریر ایڈیشنل ناظم صاحب کی ہوئی جبکہ دوسرا بیان گیانی صاحب کا ہوا۔ ہر دو مقررین نے قومی یکجہتی خدمت انسانیت اور دور حاضر میں مذہبی انتشار اور اسکے تدارک پر خطاب فرمایا جس سے سامعین عش عش کر اُٹھے ان دونوں حضرات کی تقریر کے بعد سوامی شونیو جی مہاراج کی تقریر ہوئی سوامی جی کی تقریر کیا تھی گویا جماعت کے دونوں مقررین حضرات کی تقریر پر تفصیلی تبصرہ تھا اور جماعت احمدیہ کے کارہائے نمایاں پر تعریفی کلمات تھے جس نے سامعین کو حیران کر دیا۔ سوامی جی نے برجستہ کہا کہ آج جماعت احمدیہ قادیان ہی واحد جماعت ہے جو صحیح رنگ میں انسانیت کی خدمت کر رہی ہے۔ مورخہ 14.4.03 کو بطور مقرر مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب مدرس جامعہ احمدیہ قادیان نے شرکت کی اور اپنے خصوصی انداز میں شرکاء سے خطاب فرمایا۔

(نصر الحق معلم ہوشیار پور)

بقیہ صفحہ: (16)

اس مختصر خطاب کے بعد حضرت امیر المومنین کچھ دیر کے لئے MTA کی رضا کارانہ خدمت کرنے والی کارکنات کے حصہ میں تشریف لے گئے اور شیڈولنگ، ترجمانی اور لیڈیز پروڈکشن ٹیم کو شرف ملاقات بخشا اور ان کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور وہ پودا جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بڑی چاہت، بے پناہ جذبے اور بے شمار دعاؤں کے ساتھ لگایا تھا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی ذاتی قیادت، رہنمائی و ہدایت کے تحت مزید پھلتا اور پھولتا رہے اور خدائے واحد و یگانہ کا نام تمام عالم میں گونجتا رہے۔ آمین۔

(رپورٹ مرتبہ: سید نصیر احمد۔)

بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

تنزانیہ کے نومبائعین کی تربیت کیلئے ایک خصوصی سہ ماہی پروگرام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہدایات کی روشنی میں تنزانیہ میں نومبائعین کی دینی تعلیم وتربیت کے لئے خصوصی سہ ماہی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ ان پروگراموں کے نتیجہ میں تنزانیہ کی جماعتوں میں غیر معمولی شوق اور ولولہ پیدا ہوا۔ چنانچہ جہاں نومبائعین میں حیرت انگیز پاک تبدیلیاں دیکھنے میں آئیں وہاں کئی پرانے کمزور احمدی احباب میں بھی نیک جذبے بیدار ہوئے۔

اس سلسلہ میں درس القرآن درس حدیث حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے اقتباسات سنائے گئے اسی طرح پورے ملک میں خصوصی تربیتی کلاسز لگیں نومبائعین نے کثیر تعداد میں شرکت کی ان کا امتحان بھی لیا گیا علاوہ ازیں ۱۱۸ سیمینار تربیتی موضوعات پر کئے گئے تھے۔ تنزانیہ کے چھ صوبوں میں صوبائی تربیتی کلاسز ہوئیں جو تین دن سے لے کر سات دن تک جاری رہیں۔ پورے ملک میں تعلیم القرآن کلاسز کا بھی انعقاد کیا گیا۔ پورے ملک میں تقریباً کل ۷۵۸ بڑے چھوٹے وقار عمل ہوئے جن کے ذریعہ -/543.100 شلنگ کی بچت کی گئی۔

داعیان الی اللہ

۲۲۵ داعیان الی اللہ نے اپنے آپ کو بطور معلمین وقف کیا۔ ان داعیان کو مختلف جماعتوں کی تربیت کیلئے بھجوایا گیا۔ گزشتہ سال جماعت احمدیہ تنزانیہ نے یوم تبلیغ وتربیت منایا۔ دارالسلام میں نیشنل تربیتی کلاس کا انعقاد ۲۹ اپریل ۲۰۰۲ سے ۲ مئی ۲۰۰۲ تک ہوا۔ اس کلاس میں کل ۲۶۹ نومبائعین نے شرکت کی۔ نومبائعین نے ان لیکچرز سے بھرپور استفادہ کیا اور باقاعدگی کے ساتھ نوٹس بھی لئے۔ ہر مضمون کے بعد سوال وجواب کی ایک مختصر مجلس رکھی گئی تھی۔

ایم ٹی اے اور آڈیو ویڈیو کیسٹیں کے ذریعہ جو سواحیلی زبان میں تھیں اور تعلیم وتربیت سے متعلقہ تھیں نماز مغرب وعشاء کے بعد ہر روز احباب نے استفادہ کیا۔

دارالسلام مسجد میں ایک روزہ نیشنل تربیت سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ علمائے کرام نے مختلف تربیتی موضوعات پر لیکچرز دئے

اس سہ ماہی کے دوران ملک کے دانشور اور علم وادب سے تعلق رکھنے والے احباب نے ۱۰۴ تربیتی مضامین لکھے جو مختلف اخبارات ورسائل میں شائع ہوئے

عرصہ تربیت کے دوران مبلغین ومعلمین کرام، مرکز سے نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران۔ مکرم امیر صاحب تنزانیہ اور بعض دیگر بزرگان مختلف جماعتوں کے تربیتی دورہ جات کرتے رہے تاکہ اس تربیتی جہاد کو بھرپور طور پر کامیاب بنایا جاسکے۔ اس تربیتی سہ ماہی کے دوران کل ۱۷۶ جماعتوں میں تربیتی کام ہوا۔ (فرید احمد تبسم مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

جامعہ احمدیہ کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۳ سے شروع ہو رہا ہے خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت کو ارسال کریں داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کر سکتے ہیں

شرائط داخلہ::

(۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے تیار ہو (۲) جسمانی وذہنی طور پر صحت مند ہو (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ہو (۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو (۵) عمر سترہ سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ (۶) امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کے لئے موزوں ہے۔

درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ معہ دو عدد فوٹو گراف پاسپورٹ سائز یکم جولائی 2003 تک ارسال کریں اس کے بعد موصول ہونے والے فارم داخلہ قابل تسلیم نہ ہوں گے۔

تحریری ٹیسٹ وانٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ دفتر کی طرف سے باقاعدہ آپ کا داخلہ فارم ملنے پر کوائف کا جائزہ لے کر امیدوار کو قادیان آنے کی اطلاع ملنے پر ہی داخلہ کیلئے آئیں۔ امیدوار کو سفر کے آمد ورفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔ داخلہ ٹیسٹ میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔ طلباء آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم، سرد کپڑے رضائی، بستر وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔

نصاب داخلہ::

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔

اردو: ایک مضمون، ایک درخواست، گرائمر نیز تحریری پرچہ میں دینی معلومات پر سوالات اسلام اور احمدیت کے متعلق شامل ہوں گے۔

انگلش: مضمون، درخواست، اردو سے انگریزی، انگریزی سے اردو، گرائمر۔

انٹرویو: اسلامیات، جنرل نالج، انگلش ریڈنگ، قرآن کریم ناظرہ۔

حفظ کلاس::

داخلہ کیلئے عمر دس- بارہ سال سے زائد نہ ہو۔ امیدوار کو قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھنا آنا ضروری ہے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

داخلہ جامعۃ المبشرین قادیان

جامعۃ المبشرین قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست 2003ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم جامعۃ المبشرین سے حاصل کرسکتے ہیں۔

شرائط داخلہ::

(۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔ (۲) جسمانی وذہنی طور پر صحت مند ہو۔ (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔ (۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ (۵) عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر 22 سال سے زائد نہ ہو۔ (۶) امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ (۷) امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع پانچ عدد فوٹو (Stamp Size) یکم جولائی 2003ء تک دفتر جامعۃ المبشرین میں بھجوادیں۔ (۸) داخلہ فارم قادیان پہنچنے پر انکے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلباء کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔

☆ تحریری ٹیسٹ وانٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعۃ المبشرین میں داخل کیا جائے گا۔ انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع جائزہ کے بعد دی جائے گی۔

☆ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ ٹیسٹ وانٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔

☆ امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم، سرد کپڑے رضائی، بستر وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔

☆ یہ کورس تین سال کا ہوگا۔

نصاب::

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔

اردو: ایک مضمون اور درخواست۔

انٹرویو: اسلامیات بشمول تاریخ احمدیت، جنرل نالج انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ قرآن مجید ناظرہ۔

نوٹ: معلمین کا عارضی چھ ماہ کا کورس ختم کردیا گیا ہے۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

ضروری اعلان بابت داخلہ معلمین کلاس جامعۃ المبشرین

جملہ امراء صاحبان صدر جماعت مبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اگست 2003ء سے نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ اب معلمین کے داخلہ کیلئے میٹرک پاس ہونا لازمی شرط رکھی گئی ہے۔ اور داخلہ کیلئے عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔ غیر شادی شدہ طالب علم کو ہی داخلہ دیا جائے گا عارضی کلاس بند کر دی گئی ہے

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

خوشونت سنگھ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بتائے ہوئے لمحوں کو یاد کیا۔

مشہور کالم نگار مسٹر خوشونت سنگھ نے ''دی ٹیلی گراف کلکتہ'' 4 مئی 03ء میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ بتائے ہوئے چند لمحوں کا ذکر کر کے آپ کی وفات پر یوں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

19 اپریل کی صبح 75 سالہ حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ کی وفات ہوگئی۔ جماعت احمدیہ جس کی اس وقت پوری دنیا میں 200 ملین آبادی ہے ''قادیانی'' کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔ اس جماعت پر پاکستان میں بعض مذہبی پابندیاں عائد ہیں جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد کا دعویٰ تھا کہ وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ متحدہ پنجاب میں بھی بھاری تعداد میں ان کے متبعین تھے اور اب ربوہ اور پاکستان میں بھی ایک بڑی تعداد احمدیوں کی پائی جاتی ہے۔ پاکستانی پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ نے انہیں غیر مسلم قرار دیا ہوا ہے اور یہ پاکستان میں نہ تو اذان دے سکتے ہیں نہ السلام علیکم کہہ سکتے ہیں اس کے باوجود احمدی اب تک دنیا کے 172 ملکوں میں پھیل چکے ہیں میں احمدیوں کی بعض نامور شخصیتوں سے متعارف ہوں جن میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ اور ان کے بھائی اسد اللہ خان، ڈاکٹر محمد بشیر اور ان کے بیٹے راشد جواب انگلینڈ میں مقیم ہیں اسی طرح ڈاکٹر عبد السلام جو پہلے نوبل انعام یافتہ مسلم ہیں۔ پروین طلحہ جو کہ انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس میں سینئر موسٹ ہیں۔

مجھے مرزا طاہر احمد صاحب کے ساتھ ایک گھنٹہ بتانے کا فخر حاصل ہے جب وہ آخری مرتبہ دہلی تشریف لائے تھے اور احمدیہ مسجد تغلق آباد میں مقیم تھے یہ تکلیف دہ بات ہے کہ احمدیہ فرقہ کے لوگ پاکستان کے متعصب ملاؤں کے تعصب کا شکار ہیں۔ کیا کسی کو حق ہے کہ وہ دوسرے انسان کے عقیدہ کے بارے میں فیصلہ کرے۔ احمدی خود کو مسلمان کہتے ہیں تو کسی کو اختیار نہیں کہ وہ یہ کہے کہ وہ مسلمان نہیں۔ اس لئے میں اپنے قارئین کو مذہبی تعصب اور عدم رواداری کے خطرات کے خلاف آگاہ کرتا ہوں۔ کٹر وادی چاہے وہ کسی بھی مذہب کے ہوں وہ ایک برابر ہیں چاہے وہ مسلمان ہوں عیسائی ہوں ہندو ہوں یا سکھ۔ کٹر وادکی ہر شکل اور ہر طرز سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ ☆☆

جالندھر کے نواحی گاؤں تلہن میں فرقہ وارانہ فساد۔ فریقین کے درمیان خونریز تصادم۔ جم کر پتھراؤ اور نذر آتش کے واقعات۔ کئی زخمی ایک ہلاک تشدد نے پورے جالندھر شہر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا

گزشتہ دنوں جالندھر شہر کے مضافات موضع تلہن میں پیر بابا فتح شاہ جی کی درگاہ پر سالانہ میلہ منعقد کیا گیا جس میں معمولی سی بات کو لیکر دلت اور سکھ سمودائے کے مابین خونریز تصادم واقع ہوگیا اور دیکھتے دیکھتے تشدد نے سارے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا جس کے باعث بہت سارے لوگ زخمی ہوگئے اور ایک کو جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔

سکھ سماج کا الزام ہے کہ دلت سماج کے نوجوانوں نے میلے میں ہلڑ بازی کی اور میلے میں لگایا گیا شامیانہ اکھاڑ دیا جبکہ دوسری طرف دلت سماج کا الزام ہے کہ سکھ سماج کے لوگوں نے انہیں میلے میں آنے سے روکا اسی بات پر دونوں فریق آمنے سامنے ہوگئے اور خونریز تصادم واقع ہوا۔ فریقین نے ایک دوسرے پر جم کر پتھر برسائے پولیس کے موقع واردات پر پہنچنے کے باوجود دلت سماج کے لوگ قابو میں نہ آئے اور پولیس کے سامنے ہی گاڑیوں اور دوسری چیزوں کو نذر آتش کرنا شروع کر دیا۔ اور بعض دفعہ پولیس کو بھی کھدیڑ کر پیچھے دھکیل دیا۔

دوسرے فریق کے لوگوں نے بھی دلت سماج کے گھر میں گھس کر جم کر تخریب کاری کی اور تین گھروں کو آگ لگادی بھاری تناؤ کو دیکھتے ہوئے گاؤں میں کرفیو لگادی گئی۔

گاؤں تلہن میں ہوئے تشدد آمیز واقعات کا اثر جالندھر شہر میں بھی دیکھنے کو ملا اور شہر کے بوٹا منڈی علاقہ میں تشدد آمیز واقعات کے بعد کرفیو نافذ کر دیا گیا۔

تلہن پولیس کی طرف سے ہوئے لاٹھی چارج سے بوٹا منڈی کے دلت نیتا کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے لوگ بھڑک اٹھے اور ایک بس اور ایک فائر بریگیڈ گاڑی کو آگ لگادی۔

آہستہ آہستہ تشدد پورے شہر میں پھیل گیا۔ دلت ہجوموں اور پولیس کے مابین کئی جگہ جھڑپیں ہوئیں شہر بند کرانے کے لئے مظاہرے اور توڑ پھوڑ کے واقعات رونما ہوئے مشتعل ہجوموں نے جم کر توڑ پھوڑ اور تشدد کی وارداتیں کیں ایک درجن سے زیادہ بسوں کو بری طرح نقصان پہنچایا گیا جس سے متعدد مسافر بھی زخمی ہوئے۔ مختلف مقامات پر دھرنے دئے گئے ٹریفک معطل رہی آندولن کاری تلواریں لہراتے دیکھے گئے۔

پاکستانی معاشرہ کو طالبان کے رنگ میں نہ رنگنے دو! صدر پرویز مشرف کی عوام سے اپیل۔ صوبہ سرحد میں شرعی قانون کی منظوری کی مذمت۔

پاکستان کے صوبہ سرحد میں شرعی قانون کی منظوری کی مذمت کرتے ہوئے صدر پرویز مشرف نے عوام پر زور دیا ہے کہ وہ پاکستانی معاشرہ کو طالبان کے رنگ میں رنگنے کی کوششوں کے خلاف آواز بلند کریں۔

روزنامہ ''دی نیوز'' کے مطابق بار ایسوسی ایشن کی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستانی عوام مذہبی مملکت کے قیام کے خلاف ہیں اور اس سلسلہ میں کی جارہی ہر کوشش کی مخالفت کریں گے

انہوں نے کہا کہ لباس وغیرہ سے متعلق ضابطوں کا مسلط کرنا اور خاتون ماڈلوں والے پوسٹروں اور بورڈوں کی شکل بگاڑنا ایسے اقدامات ہیں جو طالبان کے طرز کی حکومت قائم کرنے کے لئے کئے جارہے ہیں۔ ایسی کوشش کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہئے اور انہیں ناکام بنانا چاہئے۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ نے گزشتہ مہینہ شریعت قانون منظور کرتے ہوئے کہا تھا کہ حکومت قرآن کی تعلیمات کے مطابق نظم و نسق چلائے گی۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ شخصی آزادی کا احترام کیا جانا چاہئے۔ مشرف نے کہا کہ کسی کو اقتدار میں رہنے کی وجہ سے دوسروں کو یہ بتانے کا حق حاصل نہیں ہے کہ کون اچھا مسلمان ہے اور کون نہیں۔

سارس (Sars) کیا ہے؟

Severe Acute Respiratory Syndrome

قارئین نے شائد اخبارات میں یہ خبر دیکھ لی ہوگی کہ چند ہفتوں سے دنیا میں ایک ایسی بیماری پھیل رہی ہے جو فلو قسم کی ہے لیکن کافی ہیجان اور پریشانی بپا کر رہی ہے۔ یہ بیماری ہانگ کانگ اور چین کے جنوب مشرقی علاقے میں نمودار ہوئی اور اب تک کم و بیش ۱۸۶ افراد اس کی وجہ سے موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ ابھی تک معلوم نہیں ہوسکا کہ اس بیماری کا اصل محرک کیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ایک وائرس ہو سکتا ہے جو اُس وائرس کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے جو کن پیڑوں جیسی بیماری کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اس کی علامتوں میں خشک کھانسی۔ ۱۰۰ درجے سے زیادہ بخار، سخت تھکن اور کمزوری شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بھوک بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ ایکسرے کرنے پر نمونیے کے آثار نظر آتے ہیں۔

خیال تھا کہ یہ انفلوئنزا کی قسم کی بیماری ہوگی جس صورت میں اس کا بڑی تیزی سے پھیلاؤ کا ڈر تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے یہ صرف بہت قریب رہنے سے لگتی ہے اور عام بازاروں میں چلنے پھرنے سے عموماً نہیں لگتی۔ اس لئے اکثر مریض یا تو ڈاکٹر تھے جو مریض کا علاج کر رہے تھے یا نرسیں اور رشتہ دار تھے جو مریض کی تیمار داری کر رہے تھے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مریض کے قریب ہوئے تو بیماری کا امکان ہے۔ چین کے کچھ علاقوں میں جہاں اس بیماری کا زور ہے سکول کچھ عرصہ کے لئے بند کر دیئے گئے ہیں تا بیماری کی روک تھام ہو سکے۔ سارس کے کیس یورپ اور امریکہ میں بھی نمودار ہوئے ہیں۔ لیکن تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ سب جنوب مشرقی ایشیا سے شروع ہوئے تھے اور ہوائی سفر کی وجہ سے مسافروں کی آمد و رفت اس قدر وسیع اور زیادہ ہے کہ سارس کے کیس کہیں بھی نمودار ہونا تعجب کی بات نہیں۔ فی الحال اس کا کوئی بھی مؤثر علاج نہیں ہاں بیماری کی نوعیت جان کر کہ یہ فلو نما ہے لیکن پھیپھڑوں پر اس کا زور زیادہ ہے، ہومیو پیتھ احباب کچھ تجویز کریں تو الگ بات ہے۔ یہ بھی بچوں اور بوڑھوں میں خصوصیت سے خطرناک ہے۔

Sars اور ہومیو پیتھی

اس بیماری کے اثرات پہلی بار فروری ۲۰۰۳ء میں چین کے شہر ہنوئی (Hanoi) میں ظاہر ہوئے۔ ابھی تک اس بیماری کے کوئی واضح اسباب سامنے نہیں آئے۔ شروع میں ڈاکٹروں کے خیال میں یہ بیماری انفلوائنزا سے مشابہ ہے۔ Sars کے مریض کو شدید بخار چڑھتا ہے جس کے ساتھ خشک کھانسی اور سانس لینے میں دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ بخار کے ساتھ ساتھ مریض کو سردی لگنے کے علاوہ سر درد اور جسم بھی ٹوٹتا ہے۔ مریض کی یہ کیفیت تین سے سات دن تک رہتی ہے اس کے بعد کھانسی میں شدّت آجاتی ہے اور مریض کو سانس لینے میں شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض کیسوں میں مریض کی بھوک ختم ہو جاتی ہے اور پیچش کی تکلیف بھی شروع ہو جاتی ہے۔

اب تک کی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ Sars بہت جلد ایک مریض سے دوسرے شخص کو لگ جاتی ہے۔ اسی لئے اس کے زیادہ کیس ہسپتالوں میں رونما ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک وبائی مرض ہے اور فی زمانہ مسافروں کے ذریعہ اس بیماری کے اثرات ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پھیلنے کے بہت امکانات ہیں۔

ہومیو پیتھی میں سارس Sars کا علاج

نسخہ نمبر (۱):۔

Aconite، Arsenic Album اور Bryonia

تینوں ادویہ ۲۰۰ کی طاقت میں ملا کر پہلے تین یا چار دن روزانہ ایک بار پھر ہفتے میں دوبار استعمال کی جائیں۔

نسخہ نمبر (۲):۔

Bryonia، China، Ipecac، Rhus-Tox اور Eupatorium۔ یہ پانچوں ادویہ ۳۰ کی طاقت میں ملا کر روزانہ دن میں تین مرتبہ لی جائیں۔

حفظ ما تقدم کے طور پر بھی ان دواؤں کا استعمال بہت مفید ہے جو کہ حسب ذیل طریقہ سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

نسخہ نمبر (۱) ہفتہ میں ایک مرتبہ

نسخہ نمبر (۲) دن میں ایک مرتبہ

درخواست دُعا

خاکسار نے اے ایچ یو سے اپنی ایم کوم کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اسی جگہ پی ایچ ڈی ریسرچ میں داخلہ لیا ہے اپنے ریسرچ کے کام کے اچھے طور پر پورا ہونے کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے تعلیم کے بعد جماعت کی اچھے رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ (مشارق احمد۔ علی گڑھ یوپی)

وصایا:: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔..................(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15215

میں ملک فاروق احمد ولد مکرم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری قوم ملک۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23.11.02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ خاکسار صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہے اور ماہوار مبلغ 2804 روپے تنخواہ الاؤنس ملتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر آئندہ کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.2002 سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ	العبد	گواہ
محمد انور احمد قادیان	ملک فاروق احمد	نعیم احمد ڈار قادیان

وصیت نمبر 15216۔

میں محمد وسیم خان ولد مکرم محمد سیف خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 25.9.02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد متروکہ منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ تنخواہ پر ہے جو بصورت ملازمت انجمن تحریک جدید احمدیہ قادیان ہر ماہ مبلغ 3284 روپے ملتی ہے۔

میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔

نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ اور اُس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔

میری وصیت 1.10.2002 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد قادیان	محمد وسیم خان	محمد اسماعیل طاہر قادیان

وصیت نمبر 15217

میں مامون رشید تبریز ولد مکرم عبد العزیز اصغر صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10.12.02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ نہ ہی ذاتی اور نہ ہی آبائی۔ خاکسار اس وقت جامعۃ المبشرین میں بطور مدرس سلسلہ کی خدمت بجالا رہا ہے۔ خاکسار کو ماہوار مبلغ 2745 روپے تنخواہ مع الاؤنس مل رہی ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔

اس کے علاوہ میری کوئی مزید آمد نہیں ہے اگر آئندہ کبھی کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت یکم جنوری 2003 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد قادیان	مامون رشید تبریز	خورشید احمد انور قادیان

وصیت نمبر 15218۔ میں فیض احمد ولد مکرم شاہ محمد تسنیم احمد قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن ساریتا وہار ڈاکخانہ ساریتا وہار ضلع دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23.9.02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس وقت ایک پرائیویٹ فرم چلاتا ہوں جس سے مجھے ماہوار اندازاً 13500 روپے آمد ہوتی ہے میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت 1.10.2002 سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ	العبد	گواہ
محمد انور احمد قادیان ولد محمد منصور احمد	فیض احمد	رفیق احمد قادیان

صدقہ۔ عقیقہ۔ قربانی

جملہ احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ صحت مند بکرا صدقہ۔ عقیقہ و قربانی کروانے کیلئے کم از کم -/1800 (اٹھارہ صد) سے لیکر -/2000 (دو ہزار) روپے تک خرچ ہوتے ہیں۔ آئندہ جو احباب مرکز سلسلہ قادیان میں صدقہ۔ عقیقہ۔ قربانی کروانا چاہتے ہیں وہ کم از کم 2000/1800 تک روپے مرکز کو روانہ کریں۔ تا انکی خواہش کے مطابق صدقہ۔ عقیقہ و قربانی کا انتظام کروا کر مستحقین میں تقسیم کروایا جاسکے۔

(مرزا وسیم احمد۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان)

اعلان نکاح و تقریب شادی

مورخہ ۲۸ دسمبر ۲۰۰۲ کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد اقصیٰ میں میر عبد القادر صاحب ابن محترم میر عبد الغنی مرحوم ساکن بھدرواہ کے نکاح کا اعلان رضوانہ راتھر صاحبہ بنت مکرم اورنگ زیب صاحب صدر جماعت احمدیہ پونچھ کے ساتھ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ مورخہ ۱۱ مئی ۰۳ کو شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد نے اجتماعی دعا کرائی اس موقعہ پر احمدی احباب کے علاوہ ہر طبقہ فکر کے مہمان شریک ہوئے ۱۴ مئی کو محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ میر عبد الغنی صاحب مرحوم نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا انتظام کیا۔ موصوفہ اعانت بدر میں ایک سو روپے ادا کرتے ہوئے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا کرتی ہیں۔ (محمد اکرم قادیان)

تجنید مکمل کریں

تمام زعماء کرام مجالس انصار اللہ بھارت کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنی اپنی مجلس کی تجنید مکمل کر کے جلد مرکز میں ارسال کریں۔ اسی طرح جملہ مبلغین و معلمین حضرات سے گزارش ہے کہ نو مبائعین کی جماعتوں میں مجالس انصار اللہ کا قیام اور تجنید کی تکمیل کے سلسلہ میں تعاون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (قائد تجنید مجلس انصار اللہ بھارت قادیان)

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN51/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-220757
Tel Fax (0091) 01872-221702
Tel (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol :52 | Tuesday | 17 June 2003 | Issue No. 24

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
:40 euro
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

والدین اپنے وقفِ نو بچوں کو احساس دلائیں کہ وقف نام ہے قربانی کا

سچ سے محبت، جھوٹ سے نفرت، سخت جانی، خوش مزاجی اور اچھے اخلاق کو اپنانے کی نصیحت

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر انتظام تحریک 'وقفِ نو' میں شامل بچوں اور بچیوں کے اجتماع سے سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا خطاب)

(لندن۔ ۱۷؍مئی ۲۰۰۳ء): سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج شام مسجد بیت الفتوح مارڈن، سرے میں برطانیہ کے واقفین نو اور واقفات نو کے اجتماع میں رونق افروز ہوئے۔ نیشنل سیکرٹری وقف نو برطانیہ کے زیر انتظام منعقدہ اس اجتماع میں ۶۷۹ بچے اور بچیاں شامل ہوئیں۔ اکثر بچوں کے والدین بھی اس موقع پر موجود تھے۔ یہ پرلطف اور مبارک مجلس نہایت بے تکلفی کے ماحول میں منعقد ہوئی۔ حضور انور کے کرسیٔ صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد تلاوت کلام پاک سے اجلاس کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔ پھر ان آیات کریمہ کے ترجمہ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے چند اشعار اور ان کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے بچوں سے فرمایا کہ میں آپ سے کچھ باتیں کروں گا اور سوال پوچھوں گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو بچے اور بچیاں سمجھتے ہیں کہ وہ اچھی تلاوت کرتے ہیں اپنے ہاتھ بلند کریں۔ حضور نے لڑکوں اور لڑکیوں میں سے کچھ کو بلا کر ان سے تلاوت سنی اور اسی طرح نظمیں بھی۔ اور پھر انہیں اپنے پاس بلا کر اپنے دست مبارک سے قلم اور شیلڈ بطور انعام عطا فرمائے۔

حضور نے دریافت فرمایا کہ 'وقفِ نو' سے کیا مراد ہے؟ ایک بچے نے انگریزی میں اس کا جواب دیا۔ اس کے بعد حضور نے بچوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگوں کو آپ کے والدین نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اس تحریک پر کہ آئندہ صدی کے لئے مجھے واقفین چاہئیں اور پہلے دن سے ہی ان کے کان میں یہ ڈالا جائے کہ آپ وقف ہیں۔ اور جماعت کے لئے آپ نے اپنی زندگی صرف کرنی ہے۔ اللہ کے فضل سے دنیا کے کونے کونے سے ماں باپ نے اپنے بچے وقف کے لئے پیش کئے اور ابھی تک کرتے چلے جا رہے ہیں۔ الحمدللہ۔ یہ جذبہ اور یہ اخلاص اور یہ قربانی کے معیار آج کل ہمیں صرف جماعت احمدیہ میں ہی نظر آتے ہیں کہ ماں باپ بجائے اس کے کہ یہ خواہش کریں کہ ہمارے بچے بڑے ہو کر دنیا کمائیں وہ یہ خواہش کر کے پیش کر رہے ہیں کہ ہمارے بچے بڑے ہو کر دین کی خدمت کریں۔

حضور نے فرمایا کہ ماں باپ نے تو اپنی طرف سے قربانی پیش کر دی۔ اب آپ نے بھی جو وقفِ نو کے بچے ہیں اپنے آپ کو اس کام کے لئے تیار کرنا ہے۔ حضور نے فرمایا مثلاً سات سال کی عمر میں بچے کو نماز کے لئے کہنے کا حکم ہے اور دس سال کی عمر میں نماز فرض ہو جاتی ہے۔ تو اس عمر کے بچے کو خود بھی احساس ہونا چاہئے۔ اور والدین بھی ان کو یہ احساس دلائیں کہ تم وقف ہو اور تم نے زندگی جماعت کے لئے پیش کی ہے۔ تمہاری جو خواہشات ہیں وہ اب تمہاری نہیں رہیں بلکہ جماعت جس طرح کہے گی وہ تم نے کرنا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ماں باپ کی طرف سے بچوں کو یہ احساس بھی دلانا چاہئے کہ وقف نام ہے قربانی کا۔ تو پہلے دن سے جب تک آپ اپنے دوسرے بہن بھائیوں کے لئے قربانی نہیں دیں گے بڑے ہو کر انسانیت کے لئے قربانی نہیں دے سکیں گے۔ یہ بڑی ضروری چیز ہے۔

حضور نے والدین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ بعض والدین واقفین نو بچوں کو دوسرے بچوں سے زیادہ اہم سمجھتے ہیں یا اس لئے کہ یہ جماعت کی پراپرٹی ہے ان کا زیادہ خیال رکھتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ اس سے بچوں کی عادتیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اس لئے والدین پہلے دن سے ہی بچوں کو سخت جانی اور Hardship کی عادت ڈالیں۔ پھر جس طرح حضرت صاحب نے فرمایا تھا بچپن سے ہی سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہو۔ ہلکا سا مذاق بھی جو جھوٹ کی طرف لے جانے والا ہو بچوں سے نہیں کرنا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک بہت بڑی بات بچوں کے لئے خوش مزاجی ہے۔ بعض بچے چڑچڑے ہو جاتے ہیں، بلاوجہ بچوں کو ضدی نہ بنائیں۔ بچے جب دس سال کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں تو وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ انہوں نے اپنے ساتھی بچوں سے کبھی نہیں لڑنا۔ آپ کے اخلاق بہت اچھے اخلاق ہونے چاہئیں۔ اگر آپ کے اخلاق اچھے ہوں گے تو بڑے ہو کر آپ کا مزاج بھی ایسا اچھا بنے گا کہ لوگ خود بخود آپ کی طرف آئیں گے۔ آپ میں دلچسپی لیں گے اور پھر اس طریق سے آپ احمدیت کا پیغام لوگوں تک پہنچا سکیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر بچپن سے ہی مار دھاڑ کی، رونے دھونے کی عادت پڑ گئی تو یہ عادت آہستہ آہستہ پکی ہوتی جائے گی اور بڑے ہو کر بھی یہی سمجھیں گے کہ ہم نے اپنا حق لینا ہے چاہے سختی سے یا کسی سے لڑ جھگڑ کر۔ اس سے تو آپ لوگوں کو اپنے سے دور ہٹا لیں گے۔ حضور نے بچوں کو نصیحت فرمائی کہ اپنے دوستوں سے کھیل کود کے دوران بھی نہیں لڑنا۔ کبھی زیادتی بھی ہو جائے تو اس کو برداشت کر لینا چاہئے۔

ان بہت پیاری اور دلنشیں نصائح کے بعد آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس اختتام کو پہنچا۔

یہ وہ واحد ٹیلی ویژن سیٹلائٹ ٹیلی ویژن ہے جو بغیر کسی اشتہار کے Volunteers کے ساتھ اتنی عظیم خدمات سرانجام دے رہا ہے اور یہ ایک بہت بڑا نشان ہے

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے کارکنان کی ملاقات

(لندن۔ ۲؍مئی ۲۰۰۳ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے تمام کارکنان وکارکنات کو ازراہ شفقت شرف ملاقات بخشا۔ یہ مبارک تقریب محمود ہال لندن میں ہوئی۔ حضور انور تقریباً ڈیڑھ بجے بعد دوپہر محمود ہال میں تشریف لائے۔ ایم ٹی اے کے تمام کارکنان اپنے اپنے شعبہ کے مطابق گروپس میں کھڑے تھے۔ حضور انور سب سے پہلے سٹیج پر تشریف لے گئے جہاں ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے بورڈ ممبران مکرم سید نصیر احمد صاحب چیئرمین، مکرم اشفاق احمد ملک صاحب ڈپٹی چیئرمین اول، مکرم ندیم کرامت صاحب ڈپٹی چیئرمین دوم، مکرم مبارک احمد صاحب ظفر، مکرم ناصر خان صاحب اور مکرم شجر احمد فاروقی صاحب سے حضور کا تعارف کروایا گیا۔ اس موقع پر امیر جماعت احمدیہ یوکے مکرم رفیق احمد حیات صاحب بھی موجود تھے۔ بورڈ کے دو ممبران مکرم عطاء المجیب صاحب راشد اور مکرم منیر الدین شمس صاحب جماعتی ذمہ داریوں کے سلسلے میں ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے۔

ایم ٹی اے کے تمام شعبوں کے کارکنان اپنے اپنے انچارج کی قیادت میں حضور انور سے مصافحہ کے لئے باری باری سٹیج پر آتے گئے جس کی ترتیب یوں تھی۔ ٹرانسمیشن، پروڈکشن، ایڈیٹنگ، آئی ٹی گرافکس، نیوز، دفتر، بجلی سپلائی و مرمت و آرائش، ڈاکومنٹریز، لائبریریز اور تراجم وغیرہ۔

اس موقع پر بورڈ کے ممبران اور مختلف شعبہ جات کے رضا کاروں نے حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ خاص طور پر گروپ تصاویر بنوائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اس موقع پر مختصر خطاب بھی فرمایا۔ حضور نے ایم ٹی اے کے کارکنان کی خدمات پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ "حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات پر ایم ٹی اے نے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ اتنی عظیم الشان ہیں کہ دنیا کے ہر خطہ سے کثرت سے خطوط آ رہے ہیں کہ ہماری طرف سے ایم ٹی اے کے تمام کارکنان کا شکریہ ادا کریں۔ تو اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جب آپ لوگ سارے اکٹھے ہیں، تمام دنیا کے احمدیوں کی طرف سے، بچوں کے خطوط ہیں، بڑے جذباتی رنگ میں عورتوں کے خطوط، بوڑھوں کے خطوط کہ جس طرح کوریج دی ہے وہ اور جس خلوص کے ساتھ یہ کام کیا گیا ہے دنیا کے خطہ میں کہیں ہمیں نظر نہیں آتا۔ تو لوگ آج کل خاص طور پر بہت دعائیں آپ لوگوں کو دے رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ امید ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی Pace کو قائم رکھتے ہوئے بلکہ اس سے بڑھ کر آپ لوگ آئندہ بھی اسی طرح ایم ٹی اے کی خدمت کرتے رہیں گے اور اس ناطے سے ساری دنیا کے احمدیوں تک جماعت کا جو ایک تصور پیدا ہوا ہے جو تمام احمدیوں کو حوصلہ دیتا ہے کہ وہ غیروں کے سامنے یہ کہہ سکیں کہ دیکھو یہ وہ واحد ٹیلی ویژن، سیٹلائٹ ٹیلی ویژن ہے جو بغیر کسی اشتہار کے Volunteers کے ساتھ اتنی عظیم خدمات سرانجام دے رہا ہے اور یہ ایک بہت بڑا نشان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی آئندہ بھی مدد فرمائے اور آپ کو پہلے سے بڑھ کر اس خدمت کی توفیق دے۔

حضور انور کا بے پناہ اظہار محبت تھا کہ کارکنان کو حضور نے ان بیش بہا تعریفی کلمات سے نوازا جو تمام کارکنان کی حوصلہ افزائی کا موجب ہوئے۔

باقی صفحہ (12) پر ملاحظہ فرمائیں